نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
و علی عبدہ المسیح الموعود

ماہنامہ
مشکوٰۃ قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔
(المصلح الموعودؓ)

جلد-23 ظہور 1383 ہجری شمسی بمطابق اگست 2004ء شمارہ-8

ضیا پاشیاں

اداریہ	1
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکتوب گرامی	2
کلام الامام	3
از اضافات حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ	4
قرآن کریم سابقہ تعلیمات کا نچوڑ ہے	5
اخبار قادیان ”عبدٗ“ دیگر ”عبدہٗ“ چیزے دِگر	9
علم فلکیات	11
پردہ اعزاز ہے عورت کا	13
جدید انکشافات اور قرآن کریم-- (قسط2)	14
سیرت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	19
سرپھرا گھوڑا "Crazy Horse"	21
اخبار مجالس	23
وصیت کے تعلق سے اہم سرکلر	27
شعور-- بلند ہمتی	28
مسکراہٹیں	29
وصایا 15293 تا 15312	30

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
ایڈیٹر
زین الدین حامد
نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری
شاہد احمد بٹ
مینیجر: حافظ مخدوم شریف (برائے دفتری امور)
سیّد فیروز الدین (برائے سرکولیشن)
پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے
کمپوزنگ: صمد احمد غوری، شاہد احمد بٹ، طاہر احمد امینی
انٹرنیٹ: تسنیم احمد فرّخ
دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپیکٹر مشکوٰۃ
مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان
ای میل ایڈریس
e-mail: mishkat_qadian@yahoo.com
انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 120 روپے
بیرون ملک: 30 امریکن $
یا متبادل کرنسی قیمت فی پرچہ: 10 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Offi ce Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

اداریہ

نظام خلافت اور نظام وصیت

قارئین مشکوٰۃ تک قبل ازیں یہ اطلاع پہنچ چکی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K کے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے اوراس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ سن 2005ء تک جب کہ نظام وصیت پر 100 سال پورے ہوں گے موصیوں کی تعداد میں مزید 15000 کا اضافہ ہو اور 2008 تک جب جماعت خلافت جوبلی منائے گی موصیوں کی تعداد، کل چندہ دہندگان کے 50% تک پہنچ جائے۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر والہانہ لبیّک کہتے ہوئے جماعت کے تمام شعبہ جات فوری حرکت میں آ گئے ہیں۔مختلف رنگ میں دنیا بھر کی جماعتوں میں اس کا فوری اور مثبت ردّعمل ظاہر ہورہا ہے اور پورے ایمانی جوش اور ولولے کے ساتھ احباب وخواتین اس بابرکت آسمانی نظام میں شامل ہونے کے لئے سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔الحمدللہ

جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ''**الوصیة**'' کے ذریعہ اپنے بعد ظاہر ہونے والی عظیم الشان قدرت،قدرت ثانیہ یعنی خلافت کی خوشخبری دی ہے اور اسی کتاب میں ہی جماعت کو نظام وصیت سے متعارف کروایا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیۃ میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء جس کو قدرت ثانیہ سے موسوم کیا گیا اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایک ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضرورتیں بھی بطریق احسن پوری ہو سکیں۔

چنانچہ آپ اپنی خداداد فراست سے یہ سمجھ رہے تھے کہ نظام خلافت کے ذریعہ جہاں دنیا کی روحانی، دینی،علمی ضرورتیں پوری کی جائیں گی وہاں ایک ایسے عالمگیر اقتصادی نظام کی ضرورت بھی پڑے گی جس سے دنیا کو ایک نظام نو میں منسلک کیا جا سکے۔کمیونسٹ وسرمایہ دارانہ نظاموں کی خامیاں دنیا دیکھ چکی ہے۔اب ایک نئے نظام کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔جس میں کوئی انسان بھوکا نہ رہے گا۔کوئی پیاسا نہ رہے گا اور کوئی مکان سے محروم نہیں ہوگا۔ یعنی روٹی کپڑا اور مکان کی بنیادی سہولتیں سب کو میسر ہوں گی۔

قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نئے اقتصادی نظام کے اہم اصول یہ ہونے ضروری ہیں:

1) سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔2) مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے۔3) یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جائے، جبراً وصول نہ کیا جائے۔4) یہ نظام ملکی نہ ہو بلکہ بین الاقوامی ہو۔

اقتصادی نظام کا اسلامی تصور ان چاروں اصول میں مرکوز ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ 1905ء میں دنیا کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے اس نئے نظام کی بنیاد رکھی گئی اور اس میں یہ چاروں خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6-8-04 میں فرماتے ہیں:-

''**نظام وصیت اور نظام خلافت کا بڑا گہرا تعلق ہے..... نظام وصیت کو اب اتنا فعال ہو جانا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔اور قربانیاں کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔جب اس طرح کے معیار قائم ہوں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی۔کیوں کہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ خلافت کا ایک بہت بڑا تعلق ہے۔**''

حضور انور کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ جس طرح خلافت کے لئے ایمان اور عمل صالح شرط ہے اسی طرح جماعت مؤمنین میں ایمان اور عمل صالح کے معیار کو قائم رکھنے اور اسے بلند سے بلند

کرنے کے لئے نظام وصیت میں شمولیت ضروری ہے۔اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

”اس نظام (نظام وصیت) میں شامل ہونے والے جہاں تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے“

اس لحاظ سے نظام خلافت اور نظام وصیت میں ایک گہرا تعلق نظر آتا ہے۔اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے جد جہد کرے اسی طرح نظام وصیت کی ترویج اور زیادہ سے زیادہ احمدیوں کو اس نظام سے وابستہ کرنے کے لئے بھی بھرپور کوشش کی جائے۔ کیوں کہ دنیا بڑی تیزی کے ساتھ اسلام احمدیت کی طرف رجوع کر رہی ہے۔بساط دنیا اُلٹ رہی ہے اور ایک نئے نظام کی تلاش میں ہے۔

پس جماعت احمدیہ جس طرح کا فلاحی،اصلاحی،خوشحال جنت نما معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک فرد جماعت اس نئے اقتصادی نظام ”**نظام وصیت**“ میں شامل ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”صاحب حیثیت احمدیوں کو تو سب سے پہلے چھلانگ مار کر آگے آنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمائے ہیں۔ان کے شکرانے کے طور پر ہم اس نظام میں شامل ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے مزید کھلیں۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت آسمانی نظام میں شامل ہونے اور اس کے فیوض و برکات سے وافر حصہ پانے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔آمین (زین الدین حامد)

سالانہ رپورٹ

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی مجالس کی سال بھر کی کارگزاریوں پر مشتمل رپورٹ کا خلاصہ معین اعداد و شمار کی روشنی میں مرتب کر کے بھجوادیں۔یاد رہے کہ سالانہ رپورٹ بہر صورت 20 ستمبر تک دفتر میں موصول ہونی ضروری ہے۔تاخیر سے آنے والی رپورٹیں موازنہ مجالس میں شامل نہیں کی جاسکیں گی۔(طاہر احمد چیمہ، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو عدد گرامی مکتوب

(سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو عدد مکتوب گرامی ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔پہلا مکتوب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے جو قرارداد تعزیت بھجوائی گئی تھی۔اس کے جواب میں ہے اور دوسرا مکتوب کینیڈا کے کامیاب دورہ کی مناسبت سے مجلس کی طرف سے جو تہنیتی پیغام بھجوایا گیا تھا اس کے جواب میں موصول ہوا ہے۔ ادارہ)

{1}

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے میرے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت بھجوائی ہے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔اللہ ان کی مغفرت فرمائے،انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔اللہ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کے اخلاص و وفا کو ہمیشہ بڑھاتا رہے۔آمین

London11.07.04,Ulya 2271/20.07.04

{2}

مکرم محمد نسیم خان صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے کینیڈا کے کامیاب دورہ پر پرخلوص مبارکباد موصول ہوئی۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔اللہ اس دورہ کے کامیاب اور بابرکت نتائج پیدا فرمائے۔اللہ آپ سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔دعاؤں پر زور دیں۔خدا تعالیٰ آپکے لئے آسانیاں پیدا کرے اور آپ کو دین و دنیا کی بہترین برکات و حسنات کا وارث بنائے۔اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنے فضل و رحم سے ہمیشہ نوازتا رہے۔آمین۔

London11.07.04,Ulya 2273/20.07.04

کلام امام

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میرے پاس وہی آتا ہے جس کی فطرت میں حق سے محبت اور اہلِ حق کی عظمت ہوتی ہے۔ جس کی فطرت سلیم ہے وہ دور سے اس خوش بو کو جو سچائی کی میرے ساتھ ہے سونگھتا ہے اور اس کشش کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ اپنے مأموروں کو عطا کرتا ہے میری طرف اس طرف کھنچے چلے آتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس کی طرف جاتا ہے لیکن جس کی فطرت میں سلامت روی نہیں ہے اور جو مردہ طبیعت کے ہیں ان کو میری باتیں سودمند نہیں معلوم ہوتی ہیں وہ ابتلاء میں پڑتے ہیں اور انکار پر انکار اور تکذیب پر تکذیب کر کے اپنی عاقبت کو خراب کرتے ہیں اور اس بات کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کا انجام کیا ہونے والا ہے۔

میری مخالفت کرنے والے کیا نفع اٹھائیں گے؟ کیا مجھ سے پہلے آنے والے صادقوں کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی فائدہ کبھی اٹھایا ہے؟ اگر وہ نامراد اور خاسر رہ کر اس دنیا سے اٹھے ہیں تو میرا مخالف اپنے ایسے ہی انجام سے ڈر جاوے میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اور میرا انکار اچھے ثمرات نہیں پیدا کرے گا۔ مبارک وہی ہیں جو انکار کی لعنت سے بچتے ہیں اور اپنے ایمان کی فکر کرتے ہیں۔ جو حسن ظنی سے کام لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماموروں کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کا ایمان ان کو ضائع نہیں کرتا بلکہ برومند کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صادق کی شناخت کے لئے بہت مشکلات نہیں ہے۔ ہر ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے اور خدا کا خوف مدّنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن جو تکبر کرتا ہے اور آیات اللہ کی تکذیب اور ہنسی کرتا ہے اس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی۔ یہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا ہے۔ اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت و وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اسقدر سبّ وشتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت مَیں اس درد سے بے قرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہ رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپؐ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کسقدر ضروری ہے اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔

مجھے بھیجا گیا تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اسے دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی اس قدر فوج نہیں ہے۔ اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔‘‘

﴿ملفوظات جلد سوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۸،۹﴾

از افاضات سیدنا حضرت اقدس امیر المؤ منین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

m.t.a سے بھی فائدہ اٹھائیں، نیک صحبت اختیار کریں۔

”اللہ تعالیٰ جب بھی انبیاء مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے، اس پر ایمان لانے والے تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے تقویٰ کا اعلیٰ معیار اس لئے قائم ہو رہا ہوتا ہے، اس کا اظہار اس لئے ہو رہا ہوتا ہے، دنیا کو نظر آ رہا ہوتا ہے (ان کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا دنیا کو نظر آتا ہے) اور ان کے اندر یہ تبدیلی اس لیے نظر آ رہی ہوتی ہے کہ انہوں نے اس قرب کی وجہ سے جو ان کو نبی سے ہے اللہ کی مدد اور فضل سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہوئی ہوتی ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اس سچی پیروی کی وجہ سے، اس سچے ایمان کی وجہ سے، اپنے اندر تقویٰ قائم ہونے کی وجہ سے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی وجہ سے، صادقوں میں شامل ہو گئے ہوتے ہیں، اور پھر آگے بہت سوں کی رہنمائی کا باعث بنتے ہیں، بن رہے ہوتے ہیں، تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے یہ فیض رک نہیں جاتا بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ورنہ تو اس آیت میں جو حکم ہے کہ ﴿کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ﴾ اس کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ عمل رکنے والا ہو تو یہ حکم تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ پھر تو لوگ پوچھتے کہ وہ کون ہیں صادق، وہ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم نے ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔

تو یہ معرفت کی باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادقؑ کے ذریعہ سے ہی پتہ لگی ہیں۔ آپ کی قوت قدسی نے صادقین کی ایک فوج تیار کی جو روحانیت میں اتنی ترقی کر گئی کہ ان کو صحابہ کا مقام حاصل ہو گیا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں رہ کر آپ کے قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہو کر ہی صادقین میں شمار ہو سکتا ہے۔ تو جہاں اس آیت میں ایمان لانے والوں کو، تقویٰ کی راہوں پر چلنے والوں کو، یہ حکم ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ رہو وہاں ہمیں یہ بھی حکم ہے جس کی وجہ سے ہمیں ایک فکر پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ خود بھی صادق بنو۔ اس زمانہ کے امام کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو تو اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ خود بھی دوسروں کے لئے رہنمائی کا باعث بنو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق صادق تو پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن یہ نہ ہو کہ ہم تعلیم سے دور ہٹ کر گمراہی کے گڑھے میں گرتے چلے جائیں اور صادقین کی ایک اور جماعت آ جائے جو لوگوں کی رہنمائی کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو دنیا کو ہدایت پر قائم رکھنے کے لئے اپنے نیک بندوں کو بھیجتے رہنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں۔ اس سے دعا مانگتے رہیں کہ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جو صادقین کے ساتھ جڑنے والے، جڑے رہنے والے ہوں۔ امام الزمان کے ساتھ جڑے رہنے والے ہوں، اس کی تعلیمات سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں اور لوگوں کی رہنمائی کا باعث بھی بنیں۔ یہ نہ ہو کہ ہم دنیا کی طرف جھکتے ہی چلے جائیں اور آہستہ آہستہ دین سے اس قدر دور چلے جائیں کہ شیطان ہم پر حملہ آور ہو جائے۔ اور شیطان تو شروع میں بڑے سبز باغ دکھاتا ہے جب حملہ کرتا ہے اور بعد میں چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ زندگی میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہئے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا چاہئے، اس سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرماتا ہے ﴿یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا۔ لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا۔﴾ (سورۃ الفرقان آیت 29-30) کہ اے وائے ہلاکت کاش میں فلاں شخص کو پیارا دوست نہ بناتا اس نے یقیناً مجھے اللہ کے ذکر سے منحرف کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا اور شیطان تو انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ جانے والا ہے۔

پس شیطان سے بچنے کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے، اپنی روحانیت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے اور اس زمانہ میں جو صحیح طریقے ہمیں دین کو سمجھنے کے لئے بتائے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی بتائے ہیں۔ اس لئے آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بات بھی صحبت صادقین کے زمرے میں آتی ہے کہ آپؑ کے علم کلام سے فائدہ اٹھایا جائے۔..........“

(خطبہ جمعہ 11 جون 2004ء بحوالہ الفضل 25 جون 2004ء)

قرآن کریم

سابقہ الہامی کتب میں بیان فرمودہ قائم رہنے والی تعلیمات کا نچوڑ ہے

محترم مولانا محمد عمر صاحب۔مبلغ انچارج کیرالہ

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات کی نسبت عظیم مرتبہ پر فائز فرما کر فرمایا

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۞

کہ ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں اور بہترین ارتقائی حالت میں پیدا کیا ہے۔

انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم المرتبہ مقام دینے کی وجہ اس کے نام کے اندر ہی پنہاں ہے۔یعنی انسان وہ مخلوق ہے جس کے اندر دو قسم کے اُنس یعنی محبت پائی جاتی ہے۔ایک محبت الٰہی اور دوسری شفقت علیٰ خلق اللہ اگر اُس کے اندر یہ دونوں صفات پائی نہ جاتی تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ کسی نے کہا

پس کہ دُشوار ہوتا ہے ہر چیز کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

اسی طرح انسان میں دو قسم کے حقوق کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد۔چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد۔جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔“

(ملفوظات 7 صفحہ 350)

اسی طرح فرمایا سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اسکی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اسکو دکھانا چاہئے۔اور اسکی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے......گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے۔مگر اسکی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئنہ کے ہے۔جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا۔

(ملفوظات 10 صفحہ 74-73)

جب ہم تمام مذاہب اور دھرموں اور ان کی ویدوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی تمام تعلیمات ان دونوں صفتوں یعنی محبت الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی متحمل اور ان پر مبنی نظر آتی ہیں۔خاکسار نمونۃً چند تعلیمات جوان دونوں پہلوؤں کو لی ہوئی ہیں بھگوت گیتا، بائبل اور قرآن مجید میں سے ذیل میں پیش کرتا ہے۔اس سے قبل ایک اہم بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ قرآن مجید وہ جامع اور مکمل ضابطہ حیات ہے جس کے اندر سابقہ کتب میں پائی جانے والی تعلیمات کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے چنانچہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ (ملفوظات 5 صفحہ 113) یعنی اس میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات ہیں۔یہ اور بات ہے کہ مرور زمانہ کی وجہ سے سابقہ کتب کی اکثر تعلیمات انسانی دسترس کی وجہ سے متبدل ہو چکی ہیں۔تاہم وہ تمام اصل اور قائم رہنے والی تعلیمات قرآن مجید نے اپنے اندر سموئی ہوئی ہے۔

بائبل کے عہد نامہ قدیم اور جدید میں توحید باری تعالیٰ اور محبت الٰہی کی تعلیم

عیساؤں کی موجودہ بائبل پرانے اور نئے عہد ناموں کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ مذہب عیسائیت کی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ان میں سے چند ایک تعلیمات پرانے عہد نامہ میں سے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

عہد نامہ قدیم

ا۔”سُن! اے بنی اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے تُو

اپنے سارے دل اور اپنی ساری جاں اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔(استثنا۶:۴،۵)

۲۔خدا وند ہی خدا ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں......پس آج کا دن تو جان لے اوراس بات کوتو اپنے دل میں جما لے کہ اُوپر آسمان میں اور نیچے زمین پر خداوند ہی خدا ہے اورکوئی دوسرا نہیں۔(استثنا ۴:۳۵،۴۰)

۳۔سوتُو اے خداوند خدا بزرگ ہے۔کیونکہ جیسا ہم نے اپنے کانوں سے سُنا ہے اس کے مطابق کوئی تیری مانند نہیں ہے۔اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں(۲سموئیل۷:۲۲)

۴۔اے خداوند اسرائیل کے خدا تیری مانند نہ تو اوپر آسماں میں نہ نیچے زمین پر کوئی خدا ہے۔(سلاطین۸:۲۳)

۵۔خدا وند اسرائیل کا خدا جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے۔ (زبور۷۲:۱۸)

یہاں خدا تعالیٰ کوعہد نامہ قدیم نے اسرائیل کی حد محدود کر دیا ہے۔لیکن اسلام جس وحدہ لاشریک له خدا پیش فرماتا ہے وہ رب العالمین ہے۔وہ تمام جہانوں کا خالق و مالک اور پالنہار ہے۔

عہد نامہ جدید

بائبل کا عہد نامہ جدید جو انجیل کہلاتی ہے اس میں توحید کی تعلیم ملاحظہ ہو۔

ا۔ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد وبرحق کو اور یسوع مسیح کو جس کو تو نے بھیجا ہے پہچانیں۔(یوحنا ۱۷:۳)

۲-سوائے ایک کے اورکوئی خدا نہیں۔اگرچہ آسماں اورزمین میں اور بہت سے خدا کہلاتے ہیں چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں۔لیکن ہمارے نزدیک تو صرف ایک ہی خدا ہے۔ (کرنتھیوں۸:۴-۶)

۳-جس خدا نے دنیا اوراسکی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہوکر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔(اعمال۱۷:۲۴)

۴-اے اسرائیل سن خداوند خدا ہمارا ایک ہی خداوند ہے اورتو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اوراپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔(مرقس۱۲:۳)

عہد نامہ قدیم کے علاوہ عہد نامہ جدید میں بھی توحید باری تعالیٰ کے بارے میں شمار تعلیمات پائی جاتی ہیں۔لیکن موجودہ عیسائیت نے حضرت یسوع مسیح کوالوہیت کا مقام دے کر اورتسلیت کا من گھڑت عقیدہ اپنا کر بائبل کی تمام تعلیمات توحید پر پانی پھیر لیا ہے۔

بھگوت گیتا میں توحید کی تعلیم

حضرت شری کرشن جی نے بھی توحید ہی کی تعلیم دی تھی اور یہ تعلیمات بھگوت گیتا میں اب بھی پائی جاتی ہیں۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ईश्वर: सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्राारूढानि मायया॥
तमेव शरणां गच्छ सर्वभावेन भारत।
तत्प्रसादात्रां शान्तिंस्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम्॥
(भगवत गीता अ० १८मं० ६१,६२)

یعنی ایشور ہی تمام دنیا میں محیط ہے وہ تمام روحوں کوجسموں میں داخل کر کے ساری سنسار کواپنی قدرت سے چلاتا ہے۔

اے ارجن تو پورے طور پر اسی خدائے واحد کے چرنوں میں اپنے آپ کو سپرد کر جس کے نتیجہ میں تجھے دائمی امن اور شانتی حاصل ہوگی۔ (بھوگت گیتا۱۸:۶۱،۶۲)

सर्व धर्मान परित्यज
मामेकं शरप्राम व्रज
अहमत्वां सर्व पापेम्या
मोक्षयीष्यामि माशुच:

یعنی تو سب دھرم چھوڑ کر میری راہ لے۔تو میرے دامن میں آ کر میری پناہ مانگ میں تیرے تمام پاپ دور کردونگا تو کبھی غم گین نہ ہو۔میں تجھے خوش رکھونگا۔ (بھوگت گیتا۱۸-۶۶)

قرآن مجید کا بھی یہی بیان ہے کہ

الَّذِيْنَ ءامَنُوا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ أَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۞

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اوران کا دل خدا تعالیٰ کا ذکر سے مطمئین ہو جاتے ہیں۔سنو اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔(الرعد۲۹)

اورفرمایا

وَالَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

وہ لوگ جوایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم لازماً ان کی بدیاں ان سے دور کرینگے۔ اور ضرورانہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزاء دینگے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (العنکبوت آیت 8)

بھگوت گیتا میں خدائے واحد کی ان ہی صفات کو درج کیا گیا ہے جو قرآن مجید میں موجود ہیں۔

गतिर्मर्ता प्रभु: साक्षी निवास: शरण सुहृत् ।
प्रभव: प्रलयष स्थानं निधानं बीज मव्ययम् ॥
(भगवत गीता अ० ९, मं० १८)

یعنی وہ (خدائے واحد ویگانہ) انسان کا مقصود حیات و ان الی ربک منتهاها ہے۔ وہ ربّ ہے وہ مالک ہے وہ گواہ ہے وملجا وماوٰی ہے وہی حقیقی دوست ہے۔ وہ اوّل اور آخر بھی ہے وہ خزانہ ہے وہ حی وقیوم ہے۔ (بھگوت گیتا ۹:۱۸)

نیز فرمایا

यो मामजमनादिंच वेत्ति लोकमहेश्वरम् ।
असंमूढ: स मर्त्येषु सर्वपापै: प्रमुच्यते ॥
(भगवत गीता अ० १०, मं०३)

یعنی جو شخص مجھے اول اور آخر اور پیدا نہ ہونے والا اور تمام جہاں کا پالنہار سمجھتا ہے وہ انسانوں میں حامل نہیں ہے۔ ایسا شخص ہر پاپ اور گناہ سے نجات یافتہ ہے۔ (بھگوت گیتا ۱۰:۳)

شری کرشن جی مہاراج کی طرف سے شری رام چندر جی مہاراج بھی توحید پرست تھے آپ فرماتے ہیں

भवन्तम् सर्वभूतान: शरण्यन् शरणम् गत:
परित्यत्का मया लंका, मित्राणि च धनानि च
भवत्गतम् हि मे राज्यं, जीवितं च सुखानि च

یعنی سارے عالم کا ملجا وماوٰی وحدہ لاشریک کہ خدا کی پناہ میں ہیں میں اپنے آپکو اس کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میں نے لنکا کو اپنے رشتہ داروں اور مال ودولت کو ترک کردیا ہے میری ساری زندگی اور میرا سارا آرام خدا کے سپرد ہیں۔ (بدھ کانٹھ ۶، ۱۹:۵)

شری رام چندجی اپنی حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

आत्मानं मानुषं मन्ये रामं दशरथस्यावत्मानम्

یعنی میں اپنے آپکو صرف اتنا ہی سمجھتا ہوں کہ میں محض ایک انسان ہوں اور وشرتھ کا بیٹا ہوں۔ (بدھ کانٹھ ۱۱۷:۱۱)

اگر لوگوں کو آپ کا مامور من اللہ اور بشر ہونے کی حیثیت کا علم ہو جائے تو کبھی بھی بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا مسئلہ ہی کھڑا نہیں ہوتا۔

التوحید فی الاسلام

قرآن نے خدا تعالیٰ کی کامل اور خالص توحید کو نہایت مختصر اور جامع و مانع رنگ میں ایک ہی سورہ اخلاص میں نہایت صفائی اور جامعیت کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ یعنی

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

تو ساری دنیا میں یہ اعلان کرکے خدا تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے نہ آخری۔ نہ وہ کسی کے مشابہ ہے نہ کوئی اس کا مشابہ۔ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب چیزیں اس کی محتاج ہیں۔

نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا۔ یعنی اس کی ذات تناسل وتوالد سے پاک ہے اور منزہ ہے اس کا مماثل اور مشابہ بھی کوئی نہیں۔

علاوہ ازیں قرآن مجید میں بے شمار جگہوں پر خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے اوصافِ حمیدہ کے بارے میں مذکور ہے جس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

مذہب و دھرم کا دوسرا حصہ حقوق اللہ کی ادائیگی اور شفقت علی خلق اللہ ہے اس بارے میں بھگوت گیتا فرمائی ہے۔

अद्रवेषा सर्वभूतानां मैत्र करुणा एवच
निरममो निरहंकार समदुख सुखक्षमी
संतुषृ सददं योगी यशात्मा दृढ़ानिश्चया
मर्यघित मनोबुधिरयो
मद्र भक्रत समेप्रिय:

شری کرشن جی فرماتے ہیں کہ خدا کے بندوں میں سے انہیں کوئی زیادہ پیارا ہے۔

"جو انسان کسی سے حسد اور دُشمنی نہیں رکھتا اور ہر ایک سے دوستی

کرنے والا ہے جو خوشی و غمی دکھ اور سکھ کو یکساں سمجھتا ہے جو تمام مخلوق سے ہمدردی اور محبت رکھتا ہے سب پر رحم کرتا ہے۔ دوسروں کے قصوروں کو معاف کرنے والا ہے۔ ہمیشہ قانع صابر و شاکر نفس پر ضبط رکھنے والا جو استقلال سے اور دل و دماغ سے ایشور سے لگا رہتا ہے وہ بھگت مجھے پیارا ہے۔'' (بھگوت گیتا ۱۲:۱۳،۱۴)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

आत्मौ पंयेन सर्वत्रसमं पश्यतियो अरजुन
सुखंवायादि वादुखं सयोगि परमो मत:

یعنی اے ارجن جو انسان تمام مخلوقِ عالم کو بغیر تفریق کے یکسان سمجھتا ہے اور ان کا سکھ اپنے سکھ جیسا اور ان کا دکھ اپنے دکھ جیسا محسوس کرتا ہے وہ انسان سب سے اعلیٰ عارف گنا جاتا ہے۔

(بھگوت گیتا ۶:۳۲)

قرآن کریم میں بھی حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کی ادائیگی کے سلسلہ میں بے شمار تعلیمات منفی اور مثبت پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے درج ہیں۔ ان میں سے نمونۃً چند ایک آیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۞

(النساء 37)

یعنی خدا کی عبادت کرو۔ اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ جو متکبّر اور شیخی بگھارنے والا ہے پسند نہیں کرتا۔

☆28 اگست 2004ء کو مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی درویش کی وفات ہوگئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

عزیز فخر الدین ولد مکرم عبد الجبار صاحب آف آسام متعلم جامعہ احمدیہ قادیان موسمی تعطیلات میں اپنے آبائی وطن گیا ہوا تھا۔ اس دوران 12 جولائی 2004ء کو نہاتے وقت آسمانی بجلی گرنے سے پانی میں ڈوب گیا۔ موقعہ پر ہی عزیز کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز کی عمر 17 سال تھی۔ گزشتہ سال عزیز نے اپنی زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا ہوا تھا۔ عزیز کی مغفرت بلندی درجات والدین و دیگر اقرباء کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر

لاش کی برآمدگی کے سلسلہ میں علاقہ کے تمام لوگوں نے بلا تفریق مذہب تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

ادارہ مشکوٰۃ مرحوم کے والدین واقرباء، جامعہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ وطلباء سے دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

درخواست دعا

☆مکرمہ مسرت مجید صاحبہ زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب ٹھوکر آف ریشی نگر احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتی ہوئی دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نرینہ اولاد سے نوازے۔ نیز اپنے لئے، اپنے شوہر و دیگر اہل خانہ کی صحت وسلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆مکرم ایم۔ پی۔ موسیٰ صاحب آف Manjeshwar اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور دینی و دنیاوی خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نمایاں کامیابی

☆عزیزہ فہمہ حسن بنت مکرم P.P حسن کویا صاحب صدر جماعت احمدیہ منجیری کیرالہ نے امسال CBSC 10th میں 91% مارکس لاکر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

☆عزیز عبد الفاتح حسن ولد مکرم P.P. حسن کویا صاحب صدر جماعت احمدیہ منجیری کیرالہ نے آل کیرالہ اسکولرشپ کے مقابلہ میں پورے کیرالہ میں دوسرا مقام حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو یہ نمایاں کامیابی مبارک فرمائے۔ آمین

ُعبد ٗ دیگر
ُعبدہ ٗ چیزے دِگر

محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان

دنیا کی اخلاقی اور روحانی رہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم اور ہر ملک میں اپنے رسول اور پیغمبر مبعوث فرمائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان کو مخالفتوں کے شدید ابتلاء سے گذرنا پڑا مگر خدائی وعدوں کے مطابق ان کو غلبہ اور کامیابی عطا ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش پر جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا تو سب نے بشمول حضرت آدم علیہ السلام اطاعت کرتے ہوئے اپنے سر خدا تعالیٰ کے سامنے جھکا دئے۔ مگر ابلیس نے 'أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ'' کا عذر کرکے حکم الٰہی سے انکار کر دیا اور ہمیشہ کے لئیمر دود قرار دیا گیا۔

بشریت کا تقاضہ ہے کہ انسان ہمہ وقت فروتنی اور بے نفسی اختیار کرے اور تکبر اور انانیت کی راہوں سے بچے۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''شاید تم نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقل مند ہے اور اپنے تیئں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم نہیں سمجھتا۔ کیا خدا قادر نہیں ہے کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے...... تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ وہ دوسروں کو گھور کر دیکھتا ہے، کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آئے۔ صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے بڑا آخری جِن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔''

ہم میں سے ہر انسان بحیثیت بشر ہونے کے اللہ تعالیٰ کا عبد ہے۔ مگر عبدہٗ کا مقام حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفسوں پر موت وارد کرنے کی ضرورت ہے۔ عبدہ کا درجہ بھی قدم بقدم ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور اس کا آخری مقام عبدہ ورسولہ تک جاتا ہے۔ اور عظمت کا یہ آخری درجہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا تھا۔

آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق جب اسلام نام کا رہ گیا اور کفر وشرک کے بادل ہر طرح چھا گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا از سر نو اس میں روحانی زندگی پیدا ہو اور اسلام کی بلندی اور سرفرازی کی کیفیت ظاہر ہو حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو صرف اسلام اور احمدیت کی طرف منسوب کرنا کافی نہیں ہے جب تک کہ عملی زندگی میں اسے اپنایا نہ جائے۔ ایمان سے عمل صالح کو الگ رکھنا حقیقت اسلام کو فراموش کر دینا ہے حضور رسالہ کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اس کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔۔۔۔؟

جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔...... جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے

تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے...... یہ سب زہر یں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔"

اگر خدا کی محبت اور اس کا خوف دل میں ہو اور موت کا یقینی تصور سامنے ہو تو انسان دنیا کے غموں فکروں سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔اسلامی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے آنحضرت کے ساتھ غار ثور میں کیا واقعہ پیش آیا۔ وہاں سے محفوظ نکلنے کے بعد سراقہ نے انعام کے لالچ میں آنحضرتؐ کا تعاقب کیا مگر جب اُس کا گھوڑا بار بار پھسلا تو سراقہ نے اس سے اپنے مشن کی ناکامی کی فال لیکر آنحضرتؐ سے معافی طلب فرمائی۔ بعد ازاں فتح مکہ کا عظیم معجزہ ظاہر ہوا یہ سب خدا کی تائید کے زندہ نشان تھے۔ اسلام سے قبل بھی خدا تعالیٰ اپنی نسبت کے مطابق اپنے خاص بندوں کی نصرت و تائید کے غیر معمولی نشان ظاہر فرماتا رہا ہے۔ طوفان نوح کا واقعہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے مقابلہ کا واقعہ، حضرت موسیٰؑ اور فرعون مصر کی کشمکش اور پھر ان کے غیر معمولی نتائج ہماری بصیرت کے لئے کافی ہیں۔

پھر ایک بہت بڑا معجزہ روحانی جماعتوں کی بے کسی اور کمزوری کے باوجود ان کی ترقی اور غلبہ کی تاریخی شہادت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کی بے آباد بستی میں ترقی اور غلبہ کا اعلان فرمایا۔ شدید مخالفتوں کے باوجود آج جماعت ایک سایہ دار درخت کی صورت میں دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے اور جس آواز کو دشمن نے دبانا چاہا وہ ہر طرف پھیلتی چلی گئی ہر مخالفت اور ہر امتحان اور ابتلاء اپنے ساتھ بے شمار ترقیات لیکر آیا۔ اور ترقیات کا یہ سلسلہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اپنے عہد میں لغزش نہ دکھائیں اور خود پسندی اور خودنمائی اور تکبر کی تمام راہوں کو چھوڑ کر عبودیت کا حق ادا کریں اور عبدہ کے ارفع مقام پر قدم مارنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

مشکوٰۃ کو آپ کے قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔
اپنے گرانقدر دینی، تربیتی، علمی و سائنسی مضامین مدیر مشکوٰۃ کے نام پر ارسال کریں۔ یا اس پتہ پر ای میل پر کریں۔
mishkat_qadian@yahoo.com
مدیر مشکوٰۃ

علمِ فلکیات

﴿محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد
و سابق پروفیسر فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی﴾

قرآن مجید میں کئی جگہ علم فلکیات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً سورۂ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۞ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

(آل عمران: ۱۹۱،۱۹۲)

یعنی ”یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تو۔ پس ہمیں آگ سے بچا۔

ذیل میں علم فلکیات کی بعض بنیادی باتیں درج ہیں۔

ہم آسمان پر نظر ڈالیں تو ہم کو سورج چاند ستارے نظر آتے ہیں۔ علم فلکیات میں ہم آسمانی اجرام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ معلوم کرتے ہیں کہ وہ کس طرح حرکت کرتے ہیں، کتنی روشنی دیتے ہیں، ان کی بناوٹ کیسی ہے اور ان میں زمانے کے گزرنے سے کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ علم فلکیات کے مطالعہ سے ہمیں اپنی کائنات کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کے تارے جو بظاہر یونہی بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں وہ ایک نظام میں منسلک ہیں۔ زمانہ قدیم سے علم فلکیات یعنی آسمانی اجرام کا مطالعہ انسان کو ذہنی ترقی دینے اور اس کی نظر اور علم کو وسیع کرنے کا بہت ہی بڑا اور مؤثر ذریعہ رہا ہے۔

اگر ہم آسمان کو دیکھیں تو آسانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سورج اور چاند اور ستارے مشرق سے طلوع ہوتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتے ہیں۔ پرانے زمانہ میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زمین ہموار (flat) اور ساکت ہے اور ہماری کائنات کا مرکز ہے اور سورج چاند اور ستارے سارے کے سارے ہماری زمین کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں۔ یہ نظریہ صدیوں تک رہا لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری زمین گیند کی طرح گول ہے اور کائنات میں گھومنے والے بیشمار کرّوں میں سے ایک کُرّہ ہے اور آسمانی اجرام ہماری زمین کے گرد نہیں گھوم رہے ہیں بلکہ ہماری زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف گھوم رہی ہے۔ اور ایک چکر 24 گھنٹے میں لگاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ سورج اور چاند اور ستارے مشرق سے طلوع ہوتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتے ہیں۔ سوائے قطب ستارے (Pole Star) اور اُن ستاروں کے جو آسمان میں قُطب ستارے کے نزدیک دکھائی دیتے ہیں۔

اگر ہم غور سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک ستارہ ہر رات 4 منٹ جلدی طلوع ہوتا ہے۔ 4 منٹ ہر روز کا فرق جمع ہوتے ہوتے ایک مہینہ میں 2 گھنٹے کا فرق بن جاتا ہے اور ایک سال میں 24 گھنٹے کا فرق بن جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی ستارہ کسی تاریخ کو رات کے 8 بجے طلوع ہوتا ہے تو ایک سال گزرنے کے بعد اُس تاریخ کو وہ رات کے 8 بجے طلوع ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری زمین سورج کے گرد ایک چکر ایک سال میں لگاتی ہے۔

پرانے زمانہ کے لوگوں نے بڑے غور سے تاروں کو دیکھا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ بعض ستارے ایسے ہیں جو اس قاعدہ کی پابندی نہیں کرتے کہ ہر رات چار منٹ جلدی طلوع ہوں اور ان کے نام یہ ہیں:

عطارد Mercury، زہرہ Venus، مریخ Mars، مشتری Jupiter، اور زحل Saturn۔

ان پانچ اجرام کو سیارے Planets کہتے ہیں۔ اس گروپ میں اگر سورج اور چاند کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ 7 اجرام سماوی بن جاتے ہیں۔ ہمارے ہفتے کے سات دن کے نام انہی اجرام سے لئے گئے ہیں۔ مثلاً Sun سے Sunday، Moon سے Monday وغیرہ۔ یہ سیارے دوسرے ستاروں سے اس طرح مختلف ہیں کہ یہ ہماری زمین کی طرح سورج کے گرد مختلف رفتاروں سے گھوم رہے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کی ظاہری حرکت آسمان پر بڑی پیچیدہ معلوم ہوتی ہے۔ بعد میں دوربین کی مدد سے دوسرے سیارے Uranus، Neptune اور Pluto دریافت ہوئے۔ ان سیاروں اور ان کے چاندوں کے علاوہ اور بے شمار چھوٹے چھوٹے اجرام ہیں جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ دُمدار تارے جو وقتاً فوقتاً نظر آتے ہیں وہ بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ سورج کے گرد گھومنے والے سارے اجرام ایک نظام کے ماتحت گھوم رہے ہیں۔ اسی نظام کو نظام شمسی کہتے ہیں۔ نیوٹن نے جو کشش ثقل کا قانون Law of Gravitation معلوم کیا اس کی مدد سے ان سب کی حرکتوں کو سمجھا جاسکتا ہے اور ہم یہ calculate کر کے معلوم کرسکتے ہیں کہ فلاں سیارہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت آسمان میں فلاں جگہ ہوگا۔

ہمارا سورج بھی ساکت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے گرد تمام گھومنے والوں کو لے کر ایک بہت زیادہ وسیع دائرہ میں گھوم رہا ہے۔ ہمارا سورج بہت زیادہ بڑے نظام کا ممبر ہے جس کو ہم Galaxy یا کہکشاں کہتے ہیں۔ Planets کو چھوڑ کر رات کو جو ہمیں بہت سے ستارے نظر آتے ہیں جو ہر روز چار منٹ قبل طلوع ہوتے ہیں وہ سارے دراصل سورج ہیں جو بہت دور ہونے کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ ہمارا سورج بھی اگر اتنی دور ہوتا تو وہ بھی ایک ستارہ کی طرح نظر آتا تھا۔ ہمارے سورج سے روشنی ہم تک پہنچنے کے لئے 8 منٹ کا وقت لگتا ہے باوجود اس کے کہ روشنی ایک سیکنڈ میں 3 لاکھ کلومیٹر (یا 1,86,000 میل) کا فاصلہ طے کر لیتی ہے۔ اس کے بالمقابل ستارے اتنے دور ہیں کہ روشنی کو آنے کے لئے کئی سال لگ جاتے ہیں۔ 1838ء میں پہلے ستارے 61Cypni کا فاصلہ F.W.Bessel نے معلوم کیا۔ اُس کو پتہ چلا کہ وہاں سے روشنی آنے کے لئے دس سال لگتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اس کا فاصلہ دس نوری سال ہے۔ وہ سورج سے دس لاکھ گنا زیادہ دور ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ستارے کتنی دور ہیں۔ بہت سے ستارے ہمارے سورج سے بڑے ہیں اور زیادہ روشن ہیں اور بہت سے اس سے چھوٹے اور کم روشنی دینے والے بھی ہیں۔ ہمارا سورج ایک اوسط قسم کا ستارہ ہے۔ ہماری کہکشاں میں ستاروں یعنی سورجوں کی تعداد کوئی سو ارب ہے، ان میں سے ایک ہمارا سورج ہے۔ ہماری ساری زمین میں انسانوں کی جو Population ہے اس سے کئی گنا زیادہ تعداد سورجوں کی ہماری کہکشاں galaxy میں ہے۔ ہماری کہکشاں اتنی بڑی ہے کہ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی کو سفر کرنے کے لئے ایک لاکھ سال لگ جاتے ہیں۔ ہمارا سورج مرکزِ کہکشاں سے کافی دور ہے۔ مرکز کہکشاں سے سورج تک روشنی کو آنے کے لئے 30,000 سال لگتے ہیں۔ ہمارا سورج مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر 20 کروڑ سال میں لگاتا ہے۔

موجودہ بیسویں صدی میں علم فلکیات نے بڑی ترقی کی ہے اور اب ہم یہ جانتے ہیں کہ اربوں کی تعداد میں کہکشائیں ہماری کائنات میں ہیں۔ بڑے بڑے دوربینوں کے ذریعہ اور خلائی دوربین کے ذریعہ تحقیقات کی جارہی ہیں۔ مشاہدات بتاتے ہیں کہ کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہوتی جاتی ہیں۔ لہٰذا ماضی میں وہ ایک دوسرے کے قریب تھے اور زمانہ قدیم میں سارا مادہ ایک چھوٹی سی جگہ میں محصور تھا۔ موجودہ علم کے مطابق ہماری کائنات کی ابتداء ایک عظیم دھماکہ (Big Bang) سے ہوئی ہے اور مادہ جو پہلے انتہائی چھوٹی جگہ میں محصور تھا وہ پھیلنے لگا۔ اس نظریہ کے مطابق کائنات کی عمر کا اندازہ 14 ارب نوری سال کے قریب ہے (14,00,00,00,000)۔

بہت مادہ کائنات میں ایسی شکل میں بھی ہے وہ نہ صرف روشنی بلکہ کسی قسم کی شعائیں بھی نہیں دے رہا ہے۔ اس کی موجودگی صرف کشش ثقل (Gravity) سے محسوس ہوتی ہے۔ اس کو ہم ''اندھیرا مادہ'' (Dark Matter) کہتے ہیں۔ موجودہ تحقیقات کے مطابق

Dark Matter کائنات میں روشنی دینے والے مادہ سے بہت زیادہ ہے۔

پس علم فلکیات کا مطالعہ ہمیں حیرت میں ڈال دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے دکھاتا ہے۔

ذکر کیا گیا تھا کہ کائنات میں بے شمار سورج ہیں جو دور ہونے کی وجہ سے تارے نظر آتے ہیں۔ اتنے بے شمار سورجوں میں کن کن سورجوں کے گرد سیارے پائے جاتے ہیں اس کی تحقیق کی جا رہی ہے اور اب تک ایک سو سے زائد ایسے سیاروں کا انکشاف Hubble Space Telescope کے ذریعہ ہوا ہے جو دوسرے سورجوں کے گرد گھوم رہے ہیں۔ اس وقت سائنس کی دنیا میں ایک انتہائی اہم مسئلہ یہ ہے کہ کائنات میں زندگی کی تلاش کی جائے۔ یہ بات انتہائی ایمان افروز ہے کہ 1896ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی روشنی میں اپنی معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔"

پس علم فلکیات موجودہ زمانہ میں بھی بڑی شدت کے ساتھ غور وفکر کی دعوت دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پردہ
اعزاز ہے عورت کا

پردہ اعزاز ہے عورت کا تذلیل نہیں تحقیر نہیں
جو رنگِ حیا سے عاری ہو وہ عورت کی تصویر نہیں

سب چیزیں قدر و قیمت کی نسبت سے سنبھالی جاتی ہیں
پردہ عورت کی قید نہیں، تعزیر نہیں، زنجیر نہیں

عفت ہے، حیا ہے، نیکی ہے، جنت ہے، سکینت ہے عورت
اس صنف حسین کو عزت دو یہ سامانِ تشہیر نہیں

پردہ ہے روایت عصمت کی، پردہ ہے علامت عفت کی
عورت کے تقدس کی خاطر کوئی اس سے حسیں تدبیر نہیں

ہیں حسن وکشش سے عاری وہ بے رونق اور بے آب سے ہیں
وہ آنکھیں حیا کے کاجل کی، جن آنکھوں میں تحریر نہیں

یہ مولا کریم کی بندی ہے محبوبؐ خدا کی پیاری ہے
عورت کے حقوق ہیں اپنے بھی کوئی مفت بٹی جاگیر نہیں

امۃ الباری ناصر

جدید سائنسی انکشافات
اور
قرآنِ کریم

قسط دوئم

شاہد احمد بٹ - قادیان

تیسرا انکشاف - کائنات کے ہر ذرّہ کا جوڑا جوڑا ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ (الذّٰریٰت - ۵)

(یعنی) اور ہر چیز میں سے ہم نے جوڑا جوڑ پیدا کیا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑا کرو۔

نیز سورۃ الشوریٰ میں جانداروں کے جوڑے جوڑے ہونے کے تعلق سے فرماتا ہے:-

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ج يَذْرَءُ كُمْ فِيْهِ ط

(یعنی) اُس نے تمہارے لیے تمہی میں سے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے جوڑے بھی وہ اس میں تمہاری افزائش کرتا ہے۔

حضورؒ اس کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

''آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں جانوروں کے جوڑا جوڑا ہونے کا تو علم تھا اور درختوں میں سے بعض کے جوڑا جوڑا ہونے کا علم تھا مگر یہ علم نہیں تھا کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ہے۔ فی زمانہ تو یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مادّے کا ہر ذرّہ بھی جوڑا جوڑا ہے۔'' (قرآنِ کریم اردو ترجمہ صفحہ ۸۶۴)

نیز سورۃ الرّعد کے تعارف میں فرمایا۔

''......اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ عرب اتنا تو جانتے تھے کہ کھجور کے جوڑے ہوتے ہیں مگر دیگر درختوں اور پھلوں کے متعلق اُن کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ پس ایک نیا مضمون بیان فرما دیا گیا جس کو آج سائنسدان نے اس گہرائی سے سمجھ لیا ہے کہ ان کے بیان کے مطابق صرف ہر زندہ نباتات کے جوڑے نہیں بلکہ molecules اور Atoms میں بھی جوڑے ہیں۔ مادّہ matter کے مقابل پر Anti-matter کا بھی ایک جوڑا ہے۔ گویا اگر ساری کائنات کو سمیٹ لیا جائے تو اس کا مثبت مادّہ اس کے منفی مادّہ سے مل کر کالعدم ہو جائے اور عدم سے وجود میں آنے کا فلسفہ بھی ان آیات میں مضمر معانی سے حل ہو جاتا ہے۔'' (قرآنِ کریم اردو ترجمہ صفحہ ۴۰۰)

چوتھا انکشاف - کائنات کا لگاتار پھیلنا

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۞ (الذّٰریٰت: ۵۱)

(یعنی) اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں:-

''اس آیت کریمہ میں بِاَیْدٍ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بناتے ہوئے اس میں بے شمار فوائد کو دیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی فرمادیا کہ اسے ہم وسیع تر کرتے چلے جائیں گے۔ اس کا یہ حصہ کہ ہم اسے مزید وسعتیں دیتے چلے جائیں گے۔ ایک عظیم الشان اعجازی کلام ہے جو عرب کا ایک اُمّی نبی اپنی طرف سے ہرگز بیان نہیں کرسکتا تھا۔ یہ امر سائنس دانوں نے جدید آلات کی مدد سے اب دریافت کیا ہے کہ یہ کائنات ہر لحہ وسعت پذیر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ہر انسان کو یہ ایک جامد اور ٹھہری ہوئی کائنات دکھائی دیتی ہے۔''

(قرآنِ کریم اردو ترجمہ صفحہ ۹۴۹)

اسی قرآنی نظریہ کو عیسائی عالم طبعیات George Lemaietre نے 1927ء میں پیش کیا اور جلد ہی اس کی تصدیق مشہور امریکی سائنسدان Edwin Powell Hubble نے کردی۔ اُنہوں نے Mt. Wilson Observatory میں کئی سال تک کائنات پر غور کرنے کے بعد 1929ء میں اس بات کا اعلان کیا کہ کائنات کی کہکشائیں ایک دوسرے سے نہایت تیز رفتار سے دور ہو رہی ہیں اور یہ رفتار لگاتار بڑھتی جارہی ہے۔ مزید معلومات www.govertschilling.nl پر حاصل کی جاسکتی ہیں۔ گو دنیا اس انکشاف کو Hubble کی طرف منسوب کرتی ہے، مگر ۱۴۰۰ سال پہلے اپنے ربّ سے اطلاع پاکر اس کا اعلان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ملک عرب میں کر چکے ہیں۔

پانچواں انکشاف: Genetic Engineering

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں قیامت کے روز مجرمین کے سامنے ان کے بداعمالیوں اور گناہوں کے شواہد پیش کرنے کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتا ہے:

حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدة:۲۱)

یعنی یہاں تک کہ جب وہ اُس (آگ) تک پہنچیں گے اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کیسے کیسے عمل کیا کرتے تھے۔

ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:

”...... ان میں سب سے پہلے تعجب انگیز شہادت جلد کی شہادت ہے۔ اُس زمانے میں تو جلد کی شہادت کی سمجھ نہیں آسکتی تھی مگر فی زمانہ حیوانیات کے ماہرین نے قطعی طور پر ثابت کردیا ہے کہ انسان کی ظاہری اور اندرونی شکل وشباہت سب سے زیادہ جلد کے ہر خلیہ میں مُرتسم کردی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کروڑوں سال پہلے کا کوئی جانور اس طرح مدفون ہو کہ اس کی جلد کے خلیے محفوظ رہیں تو ان میں سے صرف ایک خلیہ سے ہی بالکل ویسے ہی جانور کی ازسرِنو تخلیق کی جاسکتی ہے۔ جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) کے ذریعہ جلد کے خلیوں سے بھیڑوں یا انسانوں کی تخلیق کا عمل بھی اسی قرآنی شہادت کو ثابت کرتا ہے۔“

(قرآنِ کریم اردو ترجمہ صفحہ ۸۵۲)

ہم سب جانتے ہیں کہ انسانی جسم دیگر جانداروں کی طرح ننھے ننھے خلیوں سے مل کر بنا ہے جنہیں بغیر خوردبین کی مدد کے دیکھنا ممکن نہیں ہے۔ ہر خلئے کے اندر ایک گول عضلہ ہوتا ہے جس کو نیوکلیئس (مرکزہ) کہا جاتا ہے۔ اس نیوکلیئس میں نہایت مہین دھاگے کی مانند مرکزی حصہ ہوتا ہے جسے کروموسوم کہتے ہیں۔ ہر جاندار کے مزاج، شکل اور خواص کی تفصیل کروموسوم میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ ہر مہین دھاگہ دراصل دو متوازی دھاگوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مرکزیہ میں موجود اِس پیچیدہ کیمیائی مرکّب کے مجموعہ کو Deoxyribose Nuclic Acid یا مختصراً D.N.A. کہا جاتا ہے۔ انسان کے جسم میں 46 کروموسوم ہوتے ہیں جو 23 جوڑوں کی صورت میں ہوتے ہیں۔ ان کروموسوم میں بے شمار چھوٹے چھوٹے نقطے ہوتے ہیں جنہیں جین کہا جاتا ہے۔ انسانی جسم کے اندر ۵۰ ہزار سے ایک لاکھ تک جینز تک ہوتے ہیں۔ یہی جینز اس بات کی تعیین کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا رنگ کیا ہوگا، بالوں کا رنگ کیا ہوگا، گفتگو کرنے کا انداز کیا ہوگا؟ الغرض نہایت تفصیلی باتوں کا تعیین یہی جینز کرتے ہیں۔ ہمارے جسم کے تمام جین کی فہرست Genome جسم کے ہر سیل میں پائی جاتی ہے۔ یعنی کسی انسان یا جاندار کے تمام خصائل کی معلومات اُس کے کسی خلیہ کے صرف ایک مرکزہ (Nucleus) میں موجود رہتی ہے جو ڈی این اے کے ذریعہ ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ یعنی اِس کے ذریعہ کسی بھی انسان کو شناخت کرنا حیرت انگیز طور پر آسان اور درست ہوتا ہے۔ یونکہ پانچ ارب انسانوں کی اس آبادی میں ہر شخص کو اُس کے DNA کے نقش کی بنا پر پہچانا جاسکتا ہے۔ سوائے یکساں جڑواں بچوں کے، کیونکہ اُن کا Genetic Code ایک دوسرے کی ہو بہو نقل ہوتا ہے۔

سائنسدانوں نے Genome پر ۱۹۹۰ء میں تحقیق شروع کی تھی اور تیرہ سال کی انتھک محنت کے بعد ۲۰۰۳ء میں یہ پراجیکٹ انسانی جینیاتی فہرست (Genetic Sequence) کی تکمیل کے ساتھ پوری ہوئی۔

قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ مضمون کے عین مطابق آج یہی D.N.A. بڑی بڑی وارداتوں اور جرائم کی تحقیقات میں کام آرہا ہے اور مختلف ممالک میں قائم Forensic Science Service والوں نے قومی سطح پر مجرموں کے ڈی.این.اے. کے Database تیار کیے ہیں جنہیں کمپیوٹر پر ذخیرہ کرکے مختلف جرائم کے سلسلہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ Genetic Code طب میں بھی بیماری کی تشخیص کے دوران کام آتے ہیں اور بچوں کی بیماری کی تشخیص کے دَوران ڈاکٹر والدین کے D.N.A. نقوش کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور اب جب کہ انسانی جین کی فہرست تیار کر لی گئی ہے، موروثی بیماریوں کے علاج کے سلسلہ میں ناقص جین کی شناخت کرنا بھی ممکن ہوگیا ہے۔ آج اس کا استعمال ولدیتی مسائل، غذائی اموراور زراعت کے میدان میں بھی ہورہا ہے۔

(ملخّص از کتاب ”سراغ رساں ڈی این اے“ از ڈاکٹر وسیم احمد فریدی، مرکزی فروغ سائنس علی گڑھ، جنوری ۲۰۰۲ء صفحہ ۱۴ تا ۲۲)

یہ ہے خداتعالیٰ کا اعجازی کلام کہ ۱۴۰۰ سال قبل ایک عظیم الشان خوشخبری فرمائی جس کو آج ہم نے اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔الحمدللہ علیٰ ذلک۔

چھٹا انکشاف:سات آسمانوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿﴾
(نوح:۱۶)

یعنی کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا؟

قرآنِ کریم میں سات آسمانوں اور زمینوں کا ذکر مختلف مقامات پر ہوا ہے۔سات ایک کامل عدد ہے اور لامحدود تعداد کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ ہفتہ کے سات روز بھی بار بار آتے رہتے ہیں۔لیکن ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اس مضمون کو ایک دوسرے زاویہ سے بیان فرماتا ہے:

وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ﴿﴾ (النبا:۱۳)

یعنی اور ہم نے تمہارے اُوپر سات بہت مضبوط آسمان بنائے۔

یہاں لفظ شِدَادًا قابلِ غور ہے اور فَوۡقَکُمۡ ان معانی کی پوری تائید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے ہیں۔یہ ایسا اعجازی کلام ہے کہ آج سے چودہ سو سال اس قسم کا کوئی بھی تصور موجود نہ تھا۔لیکن آج سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ دراصل سَبۡعًا شِدَادًا سے مراد آسمان کی سات سطحیں ہیں جو کرۂ ارض کے اوپر محیط ہیں اور خلاء کے باہر سے آنے والی Ultra Violet کرنوں، Cosmic Radiation اور meteores کو ایک مضبوط دیوار بن کر زمین کی خلاء میں داخل ہونے سے روکتی ہیں۔

سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ زمین کے اِردگرد ہوا کا ایک لحاف ہے جس کو ہم atmosphere کہتے ہیں۔یہ سطح زمین سے ۵۶۰ کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ زمین پر زندگی کی بقاء کے لیے یہ atmosphere ایک ضروری کردار ادا کرتا ہے اور شمسی توانائی کو جذب کر لیتا ہے، پانی کو recycle کرتا ہے اور الیکٹریکل اور میگنیٹک طاقتوں کی مدد سے ایک متوازن ماحول قائم کرتا ہے۔

قرآنِ کریم کے بیان کے عین مطابق سائنسدانوں نے زمین کی خلاء کو سات سطحوں میں تقسیم کیا ہے۔جن کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پہلا طبق: Troposphere (0 سے 15 کلومیٹر)

یہ طبق سطح زمین سے لے کر 8 سے 14.5 کلومیٹر تک پھیلی ہوتی ہے۔ جیسے جیسے آپ اس طبق میں اوپر کی طرف بڑھتے جائیں گے درجہ حرارت میں بھی کمی آتی جائے گی اور وہ 17 ڈگری سے منفی 52 ڈگری تک ہو جائے گا۔

دوسرا طبق Tropopause

یہ طبق Troposphere اور stratosphere کے درمیان حد قائم کرنے کے کام آتا ہے۔

تیسرا طبق Stratosphere (15 سے 50 کلومیٹر)

اس میں اونچائی بڑھنے کے ساتھ درجہ حرارت میں معمولی سا اضافہ ہوتا ہے اور بادلوں میں کمی آجاتی ہے۔زمین کی سطح سے اس کا پھیلاؤ 17 سے 50 کلومیٹر تک ہوتا ہے۔زمین کی اوزون سطح بھی اسی میں واقع ہے۔اوزون کی سطح، جو آکسیجن کی ایک قسم ہے، انسانی زندگی کی بقاء کے لیے نہایت اہم ہے، کیونکہ یہ سطح سورج کی ultraviolet کرنوں کو جذب کر لیتی ہے۔اسی لیے اس کا درجہ حرارت 3- ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ 99% ہوا Troposphere اور Stratosphere میں پائی جاتی ہے۔

چوتھا طبق stratopause (50 سے 60 کلومیٹر)

یہ stratosphere کو اگلی سطح سے الگ کرتا ہے۔

پانچواں طبق Mesosphere (60 سے 85 کلومیٹر)

اس طبق میں اونچائی کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت نہایت تیزی سے گرتا ہے جو 93- تک گر جاتا ہے۔یہ طبق 50 سے 80 کلومیٹر تک محیط ہوتا ہے۔

چھٹا طبق Mesopause (85 سے 120 کلومیٹر)

یہ طبق mesosphere کو thermosphere سے الگ کرتا ہے۔

ساتواں طبق: Thermosphere

یہ طبق mesosphere کی سطح سے شروع ہو کر 600 کلومیٹر تک بلند ہوتا ہے۔جیسے جیسے آپ بلندی کی طرف بڑھیں گے، درجہ

حرارت سورج کی تپش کی وجہ سے بڑھتا جائے گا اور ایک مقام پر 1,727 ڈگری سیلیس تک ہو جاتا ہے۔
اس کی بیرونی حدود کو critical level of escape بھی کہتے ہیں کیونکہ یہاں خلائی دباؤ بہت کم ہوتا ہے کیونکہ گیس کے ایٹم کافی دور-دور ہوتے ہیں اور درجہ حرارت بہت کم ہوتا ہے۔
یہ قسم خلاء کی حرارت کے اعتبار سے بنائی گئی ہے۔ Thermosphere میں بلندی کے ساتھ درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ اس میں exosphere اور ionosphere کا کچھ حصہ شامل ہوتا ہے۔

چھٹا انکشاف: ایک لامتناہی توانائی کا ذریعہ-جوہری توانائی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۞ (الحجر:۲۲)

یعنی اور کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس اس کے خزانے ہیں اور ہم اسے نازل نہیں کرتے مگر ایک معلوم اندازے کے مطابق۔
اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:
"جس طرح قرآنِ کریم کے مضامین نہ ختم ہونے والے ہیں اسی طرح بنی نوع انسان کی تمام ضرورتیں پوری کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ایسے خزائن عطا فرماتا رہتا ہے جو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ چنانچہ ایندھن کا نظام اس کی ایک عظیم مثال ہے۔ کبھی انسان کو فکر تھی کہ لکڑی ختم ہو جائے گی تو کیا کریں گے۔ کبھی یہ فکر لاحق ہوئی کہ کوئلہ ختم ہو جائے گا تو کیا کریں گے۔ کبھی یہ فکر لاحق ہوئی کہ تیل ختم ہو جائے گا تو کیا کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے کہ تیل ختم ہوا اللہ تعالیٰ نے ایک اور نہ ختم ہونے والی قوت کے ذریعہ کی طرف انسان کی طرف توجہ مبذول فرمادی ہے یعنی ایٹمی توانائی۔ انسان اگر اس توانائی سے پورا استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اس کے منفی اثرات کے بچاؤ کی تدبیریں سوچ لے تو یہ وہ توانائی ہے جو قیامت تک کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ پس قرآن کے روحانی خزائن کی طرح انسان کی بقا کے مادّی خزائن بھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔"
(قرآن کریم اردو ترجمہ صفحہ ۴۲۳)
ماہرین کے اندازہ کے مطابق ۲۰۰۱ء سے ۲۰۳۰ء تک توانائی کی عالمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کل 16 ٹریلین ڈالر کی ضرورت درپیش ہوگی جس کا ذکر World Energy Outlook 2002 میں کیا گیا ہے۔ اِس کے مطابق اگلے تین عشروں میں توانائی کی ضرورت میں 2/3 کا اضافہ ہوگا۔
ماہِ جون میں جوہری توانائی سے بجلی پیدا کرنے کو ۵۰ سال مکمل ہوئے۔ آج دنیا بھر میں 442 جوہری ریکٹر کل بجلی کی ضرورت کا 16% حصہ پورا کر رہے ہیں اور اس میں گذشتہ بیس سالوں سے کم و بیش اسی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے۔
(NUCLEAR POWER an evolving scenario, by Mohamed ElBaradei Director General of the IAEA, May 2004)
گذشتہ چند سالوں میں جوہری توانائی کے ذریعہ بجلی پیدا کرنے میں گرانقدر اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت امریکہ میں کل جوہری ریکٹروں میں سے 25% یعنی 104 units واقع ہیں جو 102,162 MWe بجلی پیدا کر رہے ہیں۔ اب ایشیائی ترقی پذیر ممالک بہت تیزی سے اس کے ذریعہ توانائی پیدا کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ چنانچہ اس وقت دنیا بھر میں جو 31 یونٹ زیرِ تعمیر ہیں اُن میں سے 18 بھارت، جاپان، چین، جنوبی کوریا اور تائیوان میں واقع ہیں۔ یہی نہیں، پچھلے تعمیر شدہ 29 یونٹوں میں سے 20 مشرقِ بعید اور جنوبی ایشیا میں توانائی پیدا کر رہے ہیں؟ اِن یونٹوں میں توانائی پیدا کرنے کے دوران آلودگی کے شرح دیگر روایتی ذرائع کے مقابل انتہائی کم ہے۔ بعض ممالک نے تو اس سلسلہ میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ چنانچہ لیتھوانیا اور فرانس جیسے ممالک اپنی بجلی کی کل ضرورت کا تقریباً 80% جوہری توانائی سے پورا کرتے ہیں۔ فرانس کی بجلی کمپنی Electricitie de France (EDF) کا اس سلسلہ میں خاص مقام ہے۔ *(Nationmaster.com)*

آٹھواں انکشاف: تین اندھیروں میں پیدائش کا ذکر

اللہ تعالیٰ سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۷ میں انسان کی پیدائش کے مضمون پر روشنی ڈالتا ہوا فرماتا ہے:-

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط (سورۃ الزمر:۷)

یعنی وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خلق کے بعد دوسری خلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔
اس آیت میں اس مضمون کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں بطور جنین اپنی ترقی کی منازل طے کرتا ہے تو وہ

جنین تین اندھیروں میں چھپا ہوتا ہے۔ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تو علم الاعضاء نے اس قدر ترقی تھی اور نہ ہی اسی کوئی لیبوریٹری تھی جہاں جنین پر تحقیق کر کے یہ نظریہ پیش کیا جاتا مگر آج جدید سائنسی انکشافات اس کی مصدق ہیں۔ چنانچہ 1972ء میں کی سائنسی تحقیق کی روشنی میں مندرجہ ذیل تین پردوں کا استنباط کرنا عین معقول ہے:-

(۱) ماں کے پیٹ کا پردہ Abdominal Wall

(۲) ماں کے رحم یا بچہ دانی کا پردہ Uterus Wall

(۳) تیسرے وہ جھلّی جس کو علم طِبّ میں Amniochronionic Membrane کہا جاتا ہے۔

(ملخّص از رموزِ فطرت صفحہ ۱۲۷)

الغرض قولِ خدا یعنی قرآنِ کریم اور فعلِ خدا یعنی سائنس کے درمیان مکمل ہم آہنگی اور مطابقت پائی جاتی ہے اور ہر متلاشیٔ حق غیر جانبدارانہ تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ مشہور فرانسیسی مصنّف و محقّق مورس بوکائیے نے جب بائبل، قرآن اور جدید سائنس کے درمیان تقابلی جائزہ لیا تو وہ بے اختیار اس نتیجہ پر پہنچا کہ اُسے ''......قرآن میں ایک بھی ایسا بیان ایسا نہیں ملا جس پر جدید سائنس کے نقطۂ نظر سے حرف گیری کی جا سکے۔''

(بائبل، قرآن اور سائنس، شائع کردہ نیو کریسنٹ پبلشنگ کمپنی، دہلی صفحہ ۲۲)

وہ مزید لکھتا ہے کہ ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی معلومات کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے یہ بات ناقابل تصوّر معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کے بہت سے وہ بیانات جو سائنس سے متعلق ہیں کسی بشر کا کام ہو سکتے ہیں لہٰذا یہ بات مکمل طور پر صحیح ہے کہ قرآن کو وحی آسمانی کا اظہار سمجھا جائے۔'' (ایضاً صفحہ ۳۳۵)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عارفانہ تحریر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں جس میں آپ نے قرآن کریم کی عظمت و شان کو بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:

''......وحی الٰہی ایک ایسا آئینہ ہے جس میں خدائے تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کا چہرہ حسب صفائی باطن نبی منزل علیہ کے نظر آتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی وانشراح صدری وعصمت وحیا وصدق وصفا وتوکل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیا سے بڑھ کر اور سب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفا تھے اِس لئے خدائے جلّ شانہٗ نے اُنکو عطرِ کمالاتِ خاصّہ سے سب سے زیادہ معطّر کیا اور وہ سینہ اور دِل جو تمام اوّلین وآخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اُسی لائق ٹھہرا کہ اُس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتمّ ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لیے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہی وجہ ہے کہ قرآنِ شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اُس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اُس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسے برہانِ عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشُبہ صفاتِ کمالیّہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لیے درکار ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۲، سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳-۲۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنِ کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرت
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ

......مکرم طاہر احمد صاحب بیگ
متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳؍شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔ زمانہ طفولیت میں والد محترم انتقال کر گئے اور پرورش کی تمام ذمہ داری آپ کی والدہ صاحبہ نے سنبھال لی۔ تاریخ کے صفحات پر درج ہے کہ آپؒ طفولیت کی عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ کئی معالجین کے علاج کے بعد بھی آپ کو شفا نہیں ملی۔ آخر آپ کی والدہ صاحبہ جو بہت ہی نیک اور پارسا عورت تھیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھک گئیں اور نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے لخت جگر کے لئے دعا میں مصروف ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دی۔ چنانچہ تاریخ میں درج ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے خواب میں آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو قبول کیا اور تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی۔ جب صبح نمودار ہوئی اور حضرت امام صاحبؒ بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں۔ سبحان اللہ

(اشعۃ اللمعات صفحہ ۱تا۹)

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب امام صاحبؒ کی عمر دس سال کو پہنچی تو ان کے قلب مطہر میں علم حدیث کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور پھر اسی کارخیر میں سرگرم عمل ہوگئے۔ آپ حدیث کے متن کو محفوظ کرلیا کرتے تھے اور سند کے ایک راوی کو ضبط کیا کرتے تھے۔ روایت حدیث کے حصول کے لئے بار بار دور دراز شہروں کا سفر اختیار کیا اور اس طرح کئی سالوں تک اپنے وطن سے دور رہے۔

قوت حافظہ

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ ان کا ذہن بیدار اور نکتہ رس تھا، ہمیشہ حاضر دماغ رہا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اورانہوں نے امام صاحبؒ کو مغالطہ دینے کے لئے شام کی اسناد عراق کی اسناد میں داخل کیں اور عراق کی شام میں۔ اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں۔ وہ لوگ سات دن تک اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام صاحب کے آگے پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاریؒ کو نہ سند میں مغالطہ دے سکے اور نہ متن میں۔

(ارشاد الساری صفحہ ۳۴)

سادگی، عجز وانکساری

امام صاحب بہت سادہ اور جفاکش انسان تھے اپنا کام خود کیا کرتے اور باوجود مال ودولت ہونے کے کبھی نوکر رکھنے کی خواہش نہ کی۔ محمد بن حاتم وراق جو آپ کے خصوصی شاگرد تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام صاحبؒ بخارا کے قریب سرائے بنا رہے تھے اور اینٹیں خود دیوار پر لگا رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ہاتھ بڑھا کر عرض کی کہ آپ تکلیف نہ کریں میں یہ اینٹیں لگا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں، قیامت کے دن یہی عمل میرے لئے نفع رساں ہوگا۔ آپؒ عیش وعشرت کی زندگی سے بالکل دور رہتے اور بسا اوقات سوکھی ہوئی گھاس کھا کر بھی اپنا گزارا کیا۔

عبادت وریاضت

امام صاحبؒ بیحد عبادت گزار اور شب بیدار تھے۔ ابوبکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ محمد بن اسماعیل نماز ادا کر رہے تھے۔ نماز کے بعد اپنی قمیص کا دامن اٹھایا اور اپنے شاگرد سے کہا کہ ذرا دیکھنا میری قمیص کے نیچے کیا ہے؟ شاگرد نے دیکھا تو ایک زنبور تھا جس نے آپ کے جسم مبارک پر پندرہ سولہ جگہ ڈنک لگایا ہوا تھا اور بدن جگہ جگہ پر سوجھ گیا تھا۔ ابن منیر نے پوچھا کہ آپ کو جب پہلی بار زنبور نے کاٹا تو اسی وقت ہی کیوں نہ نماز توڑ دی؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی جس آیت کی تلاوت کر رہا تھا اس میں اتنا ذوق تھا کہ میں اُس وقت اس تکلیف کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

علمی وعملی کمالات

امام صاحبؒ کے علمی وعملی کمالات اور ان کے فضائل ومناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہل فضل نے اعتراف کیا ہے۔ جن لوگوں نے

آپ کے علمی اور عملی خدمات کو سراہا ان میں آپ کے مشائخ ، معاصرین اور تلامیذ کی طویل فہرست ہے جن کا ذکر یہاں نہیں کیا جاسکتا۔الغرض اگر امام صاحبؒ کی مکمل سیرت قلمبند کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بھی شاید ناکافی ہو۔

تصانیف

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی کے قول کے مطابق امام صاحب نے ۲۲ کتب تصنیف فرمائیں۔ چند ایک کا ذکر مندرجہ ذیل کیا جاتا ہے۔

التفسیر الکبیر، التاریخ الکبیر، کتاب الفوائد، الادب المفرد ، وغیرہ

وصال

قانون قدرت ہے کہ کل من علیها فان و یبقیٰ وجہ ربّک ذو الجلال و الاکرام حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ کا وصال یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہوا اور آپ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے زمرہ میں داخل ہو کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس عظیم وجود کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولادت

مکرم گلزار احمد صاحب نو مبایع معلم سلسلہ ہماچل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2 جنوری 2004ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سرفراز احمد تجویز ہوا ہے۔ نو مولود مکرم نصیر الدین صاحب آف ہماچل کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب پینٹر آف امروہہ کا نواسہ ہے۔ بچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور نیک خادم دین بننے کے لئے جملہ قارئین مشکوٰۃ سے درخواست دعا ہے۔

(سفیر احمد شمیم قادیان)

Crescent Publishers

DEALS IN MULTILINGUAL COMPOSING,DESIGNING AND PUBLISHING BOOKS ETC.

IN URDU HINDI GURMUKHI AND ENGLISH.

MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN (DT. GURDASPUR) PB.

✆9872318868

email- qadian313@yahoo.com

''سَر پھرا گھوڑا''

"CRAZY HORSE"

مکرم کلیم بن حبیب صاحب - امریکہ

قرآن کریم میں اور قوموں کے علاوہ ایک ایسی قوم کا بھی ذکر ہے جو پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر اپنے مکان اور عمارات تعمیر کرتی تھی اور خود کو نہایت بہادر اور طاقتور سمجھتی تھی۔ مگر وقت آنے پر اس کی بھی صف لپیٹ دی گئی۔ دنیا کی سیر کرنے سے اب بھی کچھ سنگتراشوں کے مٹے پٹے آثار کہیں کہیں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ آثار زیادہ تر مصر میں دیوہیکل معبدوں کی صورت میں پھیلے پڑے ہیں جو فراعین مصر نے اپنے اپنے دور میں بنوائے۔ اور اب صدیاں گزرنے کے باوجود بہت سے دیوقامت مجسمے، ستون اور دیواریں اپنی عظمت رفتہ کی عکاسی کرتی ہیں۔

یہ تو ازمن گزشتہ کے آثار ہیں جو جابر حکمرانوں نے اپنی شوکت و عظمت اور سطوت و جبروت ظاہر کرنے کے لئے اور اپنے نام اور قیام کو دوام دینے کے لئے تعمیر کروائے مگر دور قریب میں بھی چند ایک منچلے ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی ہمت و جوانمردی اور مستقل مزاجی کے نقوش کو پہاڑ کاٹ کاٹ کر صفحۂ ہستی پر ثبت کر دیا ہے اور ایک جہان اس کاوش مسلسل اور صناعی کی داد دئے جا رہا ہے اور شاید سینکڑوں سالوں تک یہ سنگتراشی کا عجوبہ انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈالے رکھے۔

آخر یہ سر پھرا کون تھا جس نے پربتوں کا سینہ چاک کر کے ایک عظیم مجسمہ تراشا؟ اور جس کا مجسمہ تراشہ گیا وہ ''سر پھرا گھوڑا'' کون تھا؟ یہ ایک لمبی داستان اور عجیب و غریب تاریخ ہے۔ قارئین کی دلچسپی اور ازدیادِ علم کے لئے مختصراً بیان کی جاتی ہے۔ وہ سر پھرا جس نے پربتوں کو تراش کر یہ مجسمہ بنایا اس کا نام 'کارزک زیول کوسکی' (Korczak Ziolkowski) اس کا باپ پولینڈ سے ہجرت کر کے امریکہ آیا۔ بوسٹن میں اس پیدائش کے ایک سال بعد ہی چل بسا۔ مختلف گھروں میں دھکے کھا کر پل کر جوان ہوا۔ 16 سال کی عمر میں بوسٹن شپ یارڈ میں کام کرنے لگا۔ اور خوبصورت لکڑی کی چیزیں بنانے میں مہارت حاصل کر لی۔ اگر چہ مجسمہ سازی کی کہیں بھی تربیت حاصل نہ کی مگر 1932ء میں اپنا سب سے پہلا سنگ مرمر کا مجسمہ بوسٹن کے ایک جج کا تراشا جو ہر وقت اس نوجوان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کرتا رہتا تھا۔ پھر کنکٹی کٹ میں اس نے اپنا اسٹوڈیو کھولا اور 1939ء میں ایک اور سنگ مرمر کا مجسمہ پیڈر یوسکی (Paderewski) تیار کیا۔ جسے نیویارک میں منعقدہ عالمی نمائش میں اول قرار دیا گیا۔ اس شہرت و انعام کی وجہ سے وہ 'گٹز ن بورگ لم' (Gutzonborglum) کا دوست بن گیا۔ جس نے مونٹ رشمور ساؤتھ ڈکوٹا امریکہ (Mount Rushmore South Dakota) میں امریکہ چار صدور جارج واشنگٹن۔ تھامس جیفرسن، تھیوڈر روزویلٹ اور ابراہام لنکن کے مجسمے 1927ء سے 1941ء پہاڑ کاٹ کاٹ کر بنانے میں مصروف تھا۔ اس نے کارزک کا ہنر دیکھ کر اپنا اسٹنٹ رکھ لیا جس کی وجہ سے اس کا نام اور بھی چمکا۔

کارزک نے خود جو مجسمہ تراشا اس کا نام 'کریزی ہارس' سر پھرا گھوڑا ہے۔ اس نام سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شاید یہ کسی گھوڑے کی یاد میں بنایا گیا۔ نہیں-- یہ ایک امریکن انڈین چیف کا نام تھا جو لکوٹا قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا اور 1842ء میں South Dakota میں پیدا ہوا اور لڑکپن سے ہی یہ سفید فام امریکی افواج کے وحشیانہ حملوں اور بربریت کے خلاف جھڑپوں میں پیش پیش رہا۔ اور جوہر سپاہگری اور گھڑ سواری سے مختلف محاذوں پر ڈکوٹا وایومنگ (Wyoming) اور نیبراسکا (Nebraska) ریاستوں میں پھیلے ہوئے انڈین قبائل کی تہذیب و تمدن، بود باش اور مذہب و رسومات اور علاقہ جات کی حفاظت کرنے کے لئے انڈین جنگجوؤں کی کمان سنبھالی اور متعدد محاذوں پر امریکی افواج کے چھکے چھڑائے۔ مگر سامان حرب کی کمی نے آخر پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ یہ 36 سالہ جنگجو

بالآخر 1877ء میں دھوکے سے سنگین مار کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا گیا۔اس کے بعد ہزاروں میلوں میں پھیلے ہوئے ریڈ انڈین قبائل آہستہ آہستہ گھیرے میں لے کر تہ تیغ کر دئے گئے۔ یہ اس جانباز مثالی کردار کا مجسمہ ہے جسے دیکھتے ہی ریڈ انڈین کی رگ حمیت پھڑک جاتی ہے۔

یہ 1939ء کی بات ہے کہ لکوٹا انڈین کے ایک معمر چیف ہنری سٹینڈنگ بیر (Henry Standing Bear) نے کارزک کو ایک خط لکھا اور اس سے ساؤتھ ڈکوٹا کے سلسلہ پہاڑ بلیک ہلز (Blak Hills) میں کریزی ہارس چیف کی یادگار بنانے کی دعوت دی۔اس کام کا بیڑا اٹھانے کے لئے سوچ و بچار کرتے ہوئے اس مہم جُو کہ سات سال بیت گئے۔آخر 1947ء میں ان دونوں نے ایک پہاڑ کی 600فٹ بلند چوٹی کا انتخاب کیا جو سطح سمندر سے 6740فٹ بلند تھی۔جس پر اکثر بادل منڈلاتے رہتے تھے۔38 سالہ اس مہم جُو نے ایک خیمہ میں قیام کیا۔پلان بنایا اور پہلے ہی کہہ دیا کہ یہ کام ایک زندگی کا نہیں ہے۔دوسرے وہ اس کام کی کسی سے کوئی اجرت نہ لے گا اور نہ ہی گورنمنٹ سے مدد کا طالب ہوگا۔بلکہ اس نے ایک میموریل فاؤنڈیشن قائم کی جس کے کرتا دھرتا وہ،اس کی بیوی بچے اور چند مخیّر حضرات تھے۔3 جون 1948ء کو پہلا دھماکہ کیا گیا۔جس سے دس ٹن پتھر ریزہ ریزہ ہوا۔ پھر اس کے بعد محض چہرے کے لئے کروڑوں ٹن پتھر اڑا دیا گیا۔پھر اوپر چڑھنے کے لئے لکڑیوں کی مچان بنائی جس میں 741 سیڑیاں تھیں۔وہاں چل کر اس نے انسانی شکل کے نقش و نگار کے لئے سنگتراشی کرنی تھی۔بسا اوقات ایک دن میں آٹھ آٹھ دفعہ اسے اوپر نیچے موٹر سٹارٹ کرنے کے لئے آنا پڑتا تھا۔کیوں کہ نیچے جنریٹر چلانے والا کوئی نہ ہوتا۔مگر یہ آہنی بازوؤں والا-قوت ارادی سے پتھروں کی تراش خراش میں ہمہ وقت جتا رہا۔ 1951ء میں تقریباً 174 گیلن سفید پینٹ محض پہاڑ پر خاکہ بنانے میں لگا جس سے لوگوں کو کچھ ابھرتی ہوئی تصویر نظر آئی۔چہرے کے خدوخال اجاگر کرتے ہوئے 1968ء اور پھر 1970ء میں اس کو ہارٹ اٹیک بھی ہوئے۔مگر کام کا دھنی تیشہ لئے چنگاریاں بکھیرتا رہا۔یہاں تک کہ 1982ء میں اس کے دل کی سرجری بھی ہوئی - کوئی 36 سالہ محنت شاقہ بلا معاوضہ کرنے کے بعد - اپنے لمبے چوڑے پلان میں سے محض چہرہ کے نقوش ابھار کر یہ 74 سال کی عمر میں 20 اکتوبر 1982ء کو دس بچوں (5 لڑکے اور 5 لڑکیاں) اور بیوی کو چھوڑ کر اس قبر میں اتر گیا جو اس نے اور اس کے بیٹے نے پہاڑ میں ہی بنائی تھی۔اس نے اپنی قبر کا کتبہ بھی خود Steel کو کاٹ کر لکھا جس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔

کارزک
پتھر کا داستان گو
خدا اس کی باقیات کو نا معلوم رکھے

چونکہ وہ تفصیلی نقشہ بنایا گیا تھا اسلئے اس کے بعد اس کی بیوی روتھ Ruth اور دس بچوں نے اس کام کو جاری رکھا اور آج بھی جاری ہے- اس پہاڑ پر تراشے ہوئے چیف کریزی ہارس کا سر 87فٹ 6انچ اونچا اور چوڑائی 58فٹ ہے۔پلان کے مطابق ابھی اس مجسمہ کا بہت سا حصہ بنانا باقی ہے۔مثلاً کریزی ہارس کا اٹھتا ہوا بایاں ہاتھ۔اور وہ خود گھوڑے پر سوار۔اٹھتا ہوا ہاتھ انگلی سے کہیں دور اشارہ کر رہا ہوگا۔محض اس کے ہاتھ کی لمبائی 277فٹ ہوگی۔ اور اشارہ کرتی ہوئی انگلی کی لمبائی 37فٹ 5انچ ہوگی جو دس فٹ موٹی ہوگی۔اس طرح مکمل ہونے پر یہ دنیا کا سب سے بڑا تراشا ہوا مجسمہ ہوگا۔جو 563فٹ اونچا اور 641فٹ لمبا ہوگا۔

پہاڑ کے دامن میں بنائے ہوئے میوزیم (جس کی مزید توسیع پلان میں ہے) میں تقریباً 500 انڈین قبائل کی بنائی ہوئی مصنوعات خوب بکتی ہیں اور زائرین اس عجوبہ کو دیکھنے لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں۔اور اس سنگتراش کی اختراع پر انگشت بدنداں ہوتے ہیں۔

اخبار مجالس

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیراہتمام
جلسہ ”فضائل قرآن مجید“ کا انعقاد

مورخہ 24 جولائی 2004ء کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سعید آباد میں جلسہ فضائل قران مجید کا انعقاد زیرصدارت محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان نے بعنوان محاسن قرآن مجید کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نو مبایعین نے فضائل قرآن مجید کے عنوان پر کی۔ آخری تقریر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات کے عنوان پر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں فضائل قرآن مجید پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کا سچا عاشق اور اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

(مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بہار

مورخہ 13 جون 2004ء بروز اتوار سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بہار بمقام بھاگلپور میں منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں خدام واطفال کے علاوہ نو مبایعین خدام واطفال بھی شامل ہوئے۔ افتتاحی تقریب کی صدارت مکرم مسعود عالم صاحب نے کی۔ تلاوت اور ترانہ ’خدام احمدیت‘ کے بعد مکرم انوار اللہ فضل احمد صاحب قائد صوبائی بہار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات شروع ہوگئے۔ اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم ہارون رشید صاحب منعقد ہوئی۔ مکرم قائد صاحب صوبائی نے شکریہ احباب کیا اور پوزیشن لینے والے خدام و اطفال کے درمیان انعامات تقسیم کئے۔ دیگر سبھی خدام و اطفال کو حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے دوررس نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(مکرم انوار اللہ فضل احمد صاحب قائد صوبائی بہار)

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مونگھیر

سالانہ اجتماع مونگھیر 11-7-04 بروز اتوار احمدیہ مسجد مونگھیر میں منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام خدام واطفال نے حصہ لیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم انوار اللہ صاحب فضل قائد علاقائی نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مونگھیر نے خطاب کیا۔ آخر پر مکرم سید محمد آفاق صاحب معلم سلسلہ نے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام کیا۔ بعدۂ خدام و اطفال کے تلاوت، نظم و تقاریر کے مقابلہ جات بھی کرائے گئے اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت فرمائے۔ آمین

(مکرم سید محمد آفاق صاحب معلم وقف جدید بیرون مونگھیر)

جماعت احمدیہ یادگیر میں ہفتہ قرآن مجید

الحمد للہ کہ یادگیر میں مورخہ 20 جولائی تا 26 جولائی 2004ء بڑی دھوم دھام سے ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جس میں مکرم محمد سلیم صاحب سکری امیر جماعت احمدیہ یادگیر، مکرم رفعت اللہ صاحب غوری، مکرم محمود احمد صاحب جنگڑی، مکرم عرفان احمد صاحب گلبرگی، مکرم زاہد حسین صاحب ہوڈری، مکرم شکیل احمد صاحب ڈنڈوتی، مکرم منیر الدین خان صاحب، مکرم ابراہیم احمد صاحب تیر گر اور مکرم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان جلسوں میں کافی تعداد میں انصار، خدام واطفال نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے بیشمار حقائق ومعارف عطا فرمائے۔ آمین۔

(مکرم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر)

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی کارگزاریاں

☆ دوران ماہ خدام و اطفال سے چندہ ممبری کے لئے -/2000 روپے، مرکزی اجتماع کیلئے -/1000 روپے، دفتر صوبائی کے لئے -/8000 روپے اور صوبائی اجتماع کشمیر کے لئے

مبلغ -/9500 روپئے وصول کئے گئے۔ ☆شعبہ تعلیم کے تحت صوبائی اجتماع کشمیر کے لئے خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کی تیاری کروائی گئی۔ جس کے بعد مورخہ 17,18,19 جولائی کو مقامی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ ☆دوران ماہ مورخہ 10 جولائی تا 17 جولائی ہفتہ قرآن کریم منایا گیا جس میں خدام نے قرآن مجید کے مختلف اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

(مکرم جاوید احمد صاحب لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد)

جے پور میں جلسہ یوم خلافت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جے پور میں مکرم شریف احمد صاحب فاروقی کے گھر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جے پور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم شریف احمد صاحب فاروقی قائد علاقائی نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم عبدالہادی صاحب نے کی۔ جس کے بعد بچوں نے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں سنائیں۔ آخری تقریر خاکسار نے خلافت کی برکات کے عنوان پر کی۔

(بشارت احمد امروہی مبلغ سلسلہ جے پور)

مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کا کرکٹ ٹورنامنٹ

حیدرآباد میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی آمد سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ 20 جون 2004ء کو حیدرآباد کے مشہور نظام کالج گراؤنڈ میں صوبہ آندھراپردیش کی Rolling Trophy کے Second Cricket Tournament رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں خدام کی پہلے سے ہی ڈیوٹیاں تقسیم کی گئی تھیں۔ اس شاندار ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل ٹیموں نے حصہ لیا: ۱) حیدرآباد - A، (۲) حیدرآباد-B، (۳) چنتہ کنٹہ، (۴) ورنگل، (۵) سکندرآباد، (۶) کاماریڈی۔

صبح 7 بجے سے ہی Matches کا آغاز ہو گیا تھا۔ فائنل میں جو کہ حیدرآباد-A اور چنتہ کنٹہ کے مابین ہوا محترم حضرت صاحبزادہ صاحب بنفس نفیس تشریف لائے اور خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اسی طرح محترم سیٹھ سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش، محترم عارف قریشی صاحب امیر حیدرآباد، محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب امیر سکندرآباد اور 6 مجالس کے قائدین کرام بھی اس موقعہ پر شریک تھے۔ فائنل میچ جیتنے والی خوش نصیب ٹیم حیدرآباد-A رہی۔ میچ کے اختتام پر تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور عہد کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے پُر معارف خطاب فرمایا اور اول دوم آنے والی ٹیموں کے درمیان اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہ مکرم عظمت اللہ غوری صاحب صوبائی قائد آندھراپردیش نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد جملہ ٹیموں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ یادگاری تصاویر کھچوانے کا بھی شرف پایا۔ اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ کو تمام خدام کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(مکرم طاہر احمد صاحب غوری معتمد صوبائی)

بنگلور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا وقار عمل اور تربیتی جلسہ

مورخہ 20 جون بروز اتوار صبح 8 بجے احمدیہ مسجد بنگلور میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک وقار عمل منعقد ہوا۔ جس میں 40 خدام واطفال شامل ہوئے۔ اس وقار عمل میں پوری مسجد اور صحن کی صفائی کرنے کے ساتھ ساتھ شجر کاری بھی کی گئی۔ وقار عمل کے بعد مجلس عاملہ کی میٹنگ میں مکرم ناظم صاحب انصاراللہ کرناٹک نے خدام کو نصائح کیں اور مکرم مولوی کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے بھی خدام سے خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا خادم دین بنائے۔ آمین

(مکرم محمد عارف اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

مجلس اطفال الاحمدیہ کوریل کی کارگزاریاں

☆دوران ماہ مجلس اطفال الاحمدیہ کوریل کی دو میٹنگیں ہوئیں۔

☆دوران ماہ دو تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ جن میں سے ایک اجلاس قرآن مجید کی عظمت و برکت کے موضوع پر تھا۔ اس اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید ناصر ندیم صاحب نے قرآن مجید کی عظمت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ ☆مورخہ 23 اپریل کو مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا۔ عزیز لئیق احمد نائک کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز ممتاز

احمد اور عزیز نیاز احمد کے نعتیہ کلام کے بعد عزیزان شبیر اللہ، سلیق احمد اور شکیل احمد نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ☆ دوران ماہ مکرم سید عبدالشکور صاحب ناظم اطفال کوریل کی زیر نگرانی روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ ☆ دوران ماہ دو اجتماعی وقار عمل کروائے گئے جن میں تقریباً اسّی فیصد اطفال نے بڑے ہی جوش وخروش سے حصہ لیا۔ (مکرم سید عبدالشکور ناظم اطفال کوریل)

حیدرآباد کی ڈائری

تربیتی اجلاسات: ☆ مورخہ 3 جولائی بروز ہفتہ مسجد احمدیہ بی بی بازار میں بعد نماز فجر تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم منظور احمد صاحب نے کی۔ آخری تقریر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ نے کی اور چند اخلاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ☆ مورخہ 4 جولائی بروز اتوار بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نیر احمد صاب نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی مقصو احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ نے آداب مجالس کے موضوع پر اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محفل سوال و جواب بھی ہوئی جس میں مکرم مولوی صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے۔

☆ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم احمد عبدالحکیم صاحب نے مسئلہ وفات مسیح کے بارہ میں احباب کو بتایا۔ آخر میں ایک دلچسپ محفل سوال وجواب عمل میں آئی۔ ☆ مورخہ 4 جولائی کو ہی وقف نو کے لئے کمیٹی کی ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے بچوں کے بارہ میں غوروخوض کیا گیا۔

☆ مورخہ ۱۰ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب منظور نے پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی صاحب نے تربیتی امور پر کی اور حسب سابق آخر پر محفل سوال وجواب کا انعقاد عمل میں آیا۔

☆ مورخہ 11 جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مبارک احمد صاحب غوری نے کی جبکہ دوسری تقریر مکرم مطہر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے مختلف اسلامی آداب پر روشنی ڈالی اور آخر پر حسب سابق محفل سوال و جواب کا انعقاد عمل میں آیا۔ ☆ اسی روز بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم حفیظ الدین صاحب غوری کی ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی نے تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے محفل سوال وجواب کا انعقاد کیا۔

☆ مورخہ 17 جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم اعمال الدین صاحب نے سیرت آنحضرت ﷺ پر کی۔ آخر پر مکرم مولوی صاحب نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

☆ مورخہ 18 جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم صمد احمد صاحب غوری کی تقریر ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم مبلغ صاحب نے کی۔ ☆ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم احمد عبد الباسط صاحب نے وفات مسیح کے عنوان پر تقریر کی۔ ☆ اسی روز ٹھیک 11 بجے محلّہ جلال کوچہ میں بھی تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کے بارہ میں بتایا گیا۔

☆ مورخہ 24 جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی مقصوا احمد صاحب بھٹی نے تربیتی امور پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محفل سوال وجواب منعقد ہوئی۔

☆ مورخہ 25 جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نصیر احمد صاحب نے کی۔ آخر پر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی نے آداب گفتگو کی طرف خدام واطفال کی توجہ مبذول کرائی۔ ☆ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں محفل سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام منعقد کیا گیا۔ ☆ ٹھیک 11 بجے حلقہ جلال کوچہ میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا اور کئی تربیتی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔

خدمت خلق: دوران ماہ تین خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ علاوہ ازیں ایک نومبائع کو خدام اور انصار نے مجموعی طور پر -/5500 روپئے نقد کی امداد کی۔ نیز دیگر نادار اور ضرورتمندوں کی وقتاً فوقتاً امداد کی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک احمدی دوست کو ہزار روپئے کی ادویات دلائی گئی۔ تین حلقہ جات میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہومیو پیتھک ڈسپینسریاں جاری ہیں جن سے سینکڑوں افراد استفادہ کرتے ہیں۔

تبلیغ: دوران ماہ 2 تبلیغی بک اسٹال لگائے گئے جبکہ 50 تبلیغی پیکٹ بنا کر دینی اداروں اور غیر احمدی علماء کو روانہ کئے گئے۔ جماعتی تبلیغی کاوشوں کی وجہ سے الحمدللہ دوران ماہ 7 افراد نے بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ جس میں ایک دوست حافظ قرآن اور قاری بھی ہیں۔ حیدرآباد میں بڑھتی ہوئی مخالفت کی وجہ سے کئی افراد دین حق کی تحقیق کے لئے احمدیہ جوبلی ہال میں تشریف لاتے ہیں جن کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارہ میں بتایا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ کا براہ راست مشاہدہ کرنے کے لئے مناسب انتظام کیا گیا تھا جس سے کئی احباب نے استفادہ کیا۔

(مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کی ڈائری

تبلیغ: دوران ماہ شعبہ تبلیغ کے تحت ایک تبلیغی اجلاس زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور منعقد ہوا۔ جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر علماء کرام نے روشنی ڈالی۔ نیز آسنور کے اکثر ممبران انفرادی طور پر حکمت عملی کے ساتھ غیر احمدیوں تک پیغام حق پہنچاتے ہیں۔

وقار عمل: دوران ماہ مورخہ 10 جون سے 25 جون تک لگاتار دو ہفتہ ہنگامی وقار عمل منائے گئے جس میں ہر دن قریباً 50 خدام و اطفال شریک ہوتے رہے۔ یہ وقار عمل تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول کی نئی عمارت کے صحن کو ہموار کرنے کے لئے منعقد کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ خدام و اطفال نے اس کار خیر میں بھرپور حصہ لیا۔

تربیت: دوران ماہ 2 تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے جن میں سے ایک محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آمد پر منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں محترم موصوف نے جملہ خدام و اطفال کو زرین نصائح سے نوازا۔ بعدہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور نے بھی خدام سے خطاب کیا۔

رپورٹ زونل اجتماع واقفین نو ایرناکلم

الحمدللہ کہ ایرناکلم زون کا ایک روزہ وقف نو اجتماع مورخہ 30 مئی کو بمقام مسجد بیت الطاہر کاکناڈ بخیروخوبی منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس ٹھیک 10 بجے زیر صدارت مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب عزیزہ ہبۃ الکریم کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ نظم عزیز شہریب امتیاز نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ایڈیشنل سیکریٹری صوبائی وقف نو کیرلہ کی ہوئی۔ اسی طرح مکرم وی۔ ایم محمد ماسٹر صاحب، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب صوبائی داعین الی اللہ سیکریٹری اور مکرم صادق صاحب نے بھی بچوں اور والدین سے خطاب کیا۔ بعدہ ایرناکلم وقف نو زونل سیکریٹری اے۔ ایس نوشاد صاحب مرکز کی طرف سے موصول شدہ 20 تازہ ارشادات پڑھ کر سُنائے نیز ان کی کاپیاں والدین کے درمیان تقسیم کی گئیں۔ اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 48 واقفین وواقفات نو اور 110 والدین نے شرکت کی۔

نماز ظہر وعصر اور اجتماعی طعام کے بعد ٹھیک 2 بجے مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے بچوں اور والدین کی ایک مفید تربیتی کلاس لی۔ واقفین و واقفات نو کے علمی مقابلہ جات دو الگ الگ سٹیجوں پر کروائے گئے۔ شام ٹھیک 6 بجے اختتامی تقریب کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین کے درمیان انعامات تقسیم فرمائے۔ جبکہ واقفات کے درمیان مکرمہ جاسمین ابوبکر صاحبہ زونل صدر لجنہ اماء اللہ ایرناکلم، مکرمہ رملہ صاحبہ زونل صدر ناصرات الاحمدیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم نوشاد صاحب نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

نظام وصیت اور خدام الاحمدیہ

جملہ عہدیداران وارا کین مجلس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے M.T.A سے معلوم کرلیا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K کے اختتامی خطاب میں خدام کو کثرت کے ساتھ نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے۔اوراس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ سن 2005 تک جب کہ نظام وصیت پر 100 سال پورے ہوں گے موصیوں کی تعداد میں مزید 15000 کا اضافہ ہواور 2008 تک جب جماعت خلافت جوبلی منائے گی موصیوں کی تعداد، کل چندہ دہندگان کے 50% تک پہنچ جائے۔حضورانور کی اس ہدایت کی روشنی میں آپ فوری طور پر اپنی مجلس کے جملہ اراکین کا جائزہ لیں اوران اراکین کو پُرزور تحریک کریں۔مؤثر رنگ میں سمجھائیں کہ وہ بھی جلد از جلد وصیت کے بابرکت آسمانی نظام میں شمولیت کی سعادت پائیں۔آئندہ ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ اس بات کا بھی ذکر ضرور کریں کہ دورانِ ماہ کتنے نئے اراکین نظامِ وصیت میں شامل ہوئے ہیں اور موصی اراکین کی تعداد کی معیّن اطلاع دی جائے۔

اس تعلق میں یہ بھی عرض ہے کہ جماعتی انتظامیہ کے تعاون سے کتاب ''الوصیت'' کو درس کی صورت میں پڑھانے کا بھی مساجد میں انتظام ہو۔اوراس کے اہم نکات بار بار احباب کے ذہنوں میں مستحضر کیے جائیں۔ اور اجلاسات عامہ میں بھی اس عظیم الشان نظام کی اہمیت سے خدام کو روشناس کیا جائے اوراُن کی اس سلسلہ میں ہر ممکن راہ نمائی کی جائے۔

دُعاؤں کے ساتھ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ حضورانور کی خواہش اور ہدایت کے مطابق زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس بابرکت نظام آسمانی ''نظامِ وصیت'' میں شامل ہونے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔آمین

اس سلسلہ میں ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

شُعُور—بُلند همّتی

مبارک احمد حسن، قاضیؔ حیدرآباد

مؤذن فجر سے پہلے کسی ضرورت سے مسجد کے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص اپنی دوکان کھول رہا ہے۔ چونکہ ابھی فضاء میں اندھیرہ چھایا ہوا تھا اور اتنے سویرے دوکان کھولنا ایک غیر معمولی بات تھی وہ ٹھہر کہ دیکھنے لگا۔

"یہ آدمی اندھیرے میں دوکان کے اندر داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرے گا۔"

اچانک یہ سوال اس کے ذہن میں آیا ایک لحہ سوچنے کے بعد اس کے دل نے کہا کہ یہ شخص سب سے پہلے دوکان کی لائٹ جلائے گا کیونکہ جب تک دوکان کے اندر اندھیرہ ہے وہ کوئی کام نہیں کرسکتا وہ اپنے اندازہ کی تصدیق یا تردید جاننے کے لئے وہاں ٹھہر کر دوکاندار کو دیکھنے لگا۔ مؤذن کا اندازہ صحیح نکلا۔ دوکان کا دروازہ کھولتے ہی دوکاندار کا ہاتھ سب سے پہلے بجلی کے بٹن پر پہنچا معاً بعد دوکان کے اندر روشنی ہوگئی۔ اب دوکاندار اس کے اندر داخل ہو کر اپنا کام کرنے لگا۔

اِس مِثال سے ہم دین و مِلّت کے معاملہ کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ دینی یا مِلّی کام کرنے کے لئے بھی سب سے پہلے ''روشنی'' جلانے کی ضرورت ہے۔ یعنی شعور کی بیداری۔ جسطرح اندھیرے مکان یا دوکان کو اُجالے میں لانے کے لئے روشنی کی ضرورت ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح مِلّت کے اندر کوئی حقیقی اور مفید کام وجود میں لانے کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ مِلّت کے افراد کو ذہنی حیثت سے باشعور بنایا جائے۔ دراصل بُلند ہمّتی اور شعور کی روشنی جلائے بغیر کوئی حقیقی کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔

حضرت مصلح موعودؓ بُلند ہمّتی کے عنوان سے جو نظم رقم فرمایا ہے۔ جس کے چند اشعار درج ہیں جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی!
وہ چھوٹے درجہ پر راضی ہوں
اور اُن کی نِگاہ رہے نیچی!
تُو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو!
تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو!

(کلامِ محمود)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے پروانوں کو شعور بُلند ہمّتی عطا فرمائے حضرت مصلح موعودؓ کی یہ خواہش پوری ہو کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

مسکراہٹیں

1-ایک آدمی نے اپنے دودھ دینے والے سے جھلا کر کہا کہ ''تم میں اور گائے میں صرف یہ فرق ہے کہ وہ اصلی دودھ دیتی ہے اور تم پانی ملا کر دیتے ہو۔''

دودھ دینے والے نے جواب دیا ''ایک فرق اور بھی ہے۔ میں دودھ اُدھار دیتا ہوں وہ اُدھار نہیں دیتی۔''

2-ممبئی کی بس میں کچھ لوگ سفر کر رہے تھے جب کنڈ یکٹر ٹکٹ دینے آیا تو ایک صاحب نے پیسے نکالتے ہوئے کہا...محمد علی

دوسرے نے کہا...سینٹ جوسف

ایک عورت بولی...مہالکشمی

پچھلی سیٹ پر ایک ایسے صاحب بیٹھے ہوئے تھے جو ممبئی میں نئے نئے آئے تھے۔ جب کنڈ یکٹر اُن کے پاس آیا تو وہ بولے میرا نام حامد علی ہے۔

3-بہت دیر تک دکان کے چکر لگانے کے بعد بھی جب گاہک نے کچھ نہ لیا تو دکاندار نے پوچھا: ''آخر آپ کو کیا چاہیئے؟''

''موقعہ!'' گاہک نے کہا۔

4-ایک شخص گھبرایا ہوا پولیس اسٹیشن آیا اور تھانے دار سے بولا ''مجھے گرفتار کر لیجئے۔ میں نے اپنی بیوی کے سر پر لاٹھی ماری ہے۔''

تھانے دار نے پوچھا۔''...مرگئی؟''

خاوند نے جواب دیا''... نہیں ، بلکہ وہ لاٹھی لئے میرے پیچھے آرہی ہے۔''

5-پہلا قیدی: یہاں تم سے کوئی ملنے نہیں آتا۔ کیا تمہارا کوئی رشتہ دار نہیں ہے؟

دوسرا قیدی: ہیں تو بہت مگر......سارے یہیں جیل میں ہیں۔

6-ڈاکٹر (مریض سے): آپ روزانہ پانچ میل پیدل چلا کریں۔ ٹھیک ہو جائیں گے اور بچے کے لئے دوا دیتا ہوں مگر سات دن بعد مجھے اپنا اور بچے کا حال بتائیں۔

ساتویں دن ڈاکٹر کو فون ملا کہ میں پہلے سے اچھا ہوں ۔ ڈاکٹر نے بچے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا'' بچے کے متعلق مجھے نہیں معلوم۔ کیونکہ آپ کے کہنے کے مطابق میں گھر سے پچیس میل دور ہوں۔''

7.چناؤ امیدوار فارم بھر رہا تھا۔

فارم پر لکھا تھا' کیا تم کبھی گرفتار ہوئے ہو؟'

اس کے سامنے اس نے لکھا... ''نہیں''

اس کے بعد والے کالم میں لکھا ہوا تھا...' کیوں؟'

اس نے جواب میں لکھا' کیوں کہ کبھی پکڑا ہی نہیں جا سکا۔'

8-ایک دکاندار بولنے والے طوطے کی خوبیاں بتاتے ہوئے بولا'' جناب اگر آپ کا اس کا دایاں پاؤں اٹھائیں گے تو یہ کہے گا ''خوش آمدید'' اور اگر بایاں پاؤں اٹھائیں گے تو یہ کہے گا'' پھر آیئے گا۔''

گاہک: اگر میں اس کے دونوں پاؤں اٹھاؤں؟

''میں گر جاؤں گا ...بے وقوف'' طوطے نے جواب دیا۔

9-میاں بیوی کسی بات پر جھگڑ رہے تھے۔ جب جھگڑا بہت بڑھ گیا تو میاں نے غصہ کو قابو میں کرتے ہوئے کہا: ''اب ایک لفظ نہ بولنا۔ ورنہ میرے اندر کا جانور جاگ جائے گا۔''

بیوی نے کہا: '' تمہارے اندر جو جانور بیٹھا ہے اُسے جاگنے دو بھلا چوہے سے کون ڈرتا ہے۔''

10-مالک (مزدور سے): دوسرے مزدور دو۔ دو تختے اُٹھا کر جا رہے ہیں اور تم ایک ہی لے جا رہے ہو؟

مزدور: جی وہ سب بہت سست ہیں ۔ دوسرا پھیرا لگانے سے گھبراتے ہیں۔

11-تین دوست آپس میں گپ شپ کر رہے تھے سوال ہوا کہ کسی دن سو کر اٹھنے پر ہم کو معلوم ہو کہ ہم لکھ پتی بن گئے ہیں تو کیا کریں گے؟

ایک نے کہا: ہم تو سیدھے پیرس جائیں گے اور خوب سیر کریں گے۔

دوسرے نے کہا: ہم تو کسی منافع بخش کاروبار میں روپے لگائیں گے۔

تیسرا بولا: میں تو پھر سونے کی کوشش کروں گا اور تب تک سوتا رہوں گا جب تک کروڑ پتی نہ بن جاؤں۔

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی جہت بھی سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔ (سکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:15293

میں سیدہ امۃ الباری زوجہ محترم محسن خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ قادیان، ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-04-04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند: -/7,000 روپے ہے۔

(۲) زیوات طلائی: ہار دوعدد 22.37 گرام اندازاً قیمت (22 کیرٹ) -/14806 روپے۔ ایک جوڑی کڑے وزن 21.950 گرام اندازاً قیمت (23 کیرٹ) -/9,000 روپے۔ کانٹے ایک جوڑی 11 گرام اندازاً قیمت (22 کیرٹ) -/4375 روپے۔ کانٹے ایک جوڑی 10 گرام (23 کیرٹ) اندازاً قیمت -/5265 روپے۔ ٹیکہ ایک عدد 2.7 گرام (22 کیرٹ) اندازاً قیمت -/1100 روپے انگوٹھیاں تین عدد وزن 10.350 گرام (23 کیرٹ) اندازاً قیمت -/6050 روپے۔ چینی ایک عدد وزن 18.130 گرام اندازاً قیمت (22 کیرٹ) -/7850 روپے۔ کیٹی سیٹ وزن 6.8 گرام (22 کیرٹ) اندازاً قیمت -/3200 روپے۔ کل میزان -/51646 روپے۔ متفرق ناک کا پھول تین عدد + ایک جوڑی بالا (کڑا) (22 کیرٹ) -/1300 روپے

(۳) زیور نقرئی: پازیب دوجوڑے وچابی رنگ وزن 200 گرام اندازاً قیمت -/500 روپے

(۴) بھبنیشور، اڑیسہ میں دو فلیٹ سنگل روم والے ہیں جس کا نمبر C-38/5 و C-38/6 ہے۔ دونوں کی قیمت -/76515 روپے ہے۔ مذکورہ بالا دونوں فلیٹوں سے -/400، -/400 روپے کرایہ ملتا ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری وصیت ماہ اپریل 2004ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جاوید اقبال اختر چیمہ	امۃ الباری	محسن خان

وصیت نمبر:15294

میں حافظ شریف الحسن ولد مکرم محمد عادل صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.5.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

مکان مع زمین 4 مرلہ ننگل باغبانہ قادیان شاملات۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3140 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ میری وصیت 1.6.02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ
ظہیر احمد خادم	حافظ شریف الحسن	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15295

میں طاہرہ بنت المہدی زوجہ حافظ شریف الحسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.5.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 زیور طلائی 41.430 گرام بتفصیل ذیل: ایک عدد سیٹ طلائی وزن 29.290 گرام 13115 روپے انگوٹھی طلائی تین عدد 8.000 گرام 3580 روپے۔ بالیاں کان کی ایک

رسالہ مشکوۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔
اہلِ علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔
(ایڈیٹر مشکوۃ)

جوڑی 4.140 گرام 1850 روپے ناک کا کوکا 100 روپے زیور نقرئی پازیب 98 گرام 232 روپے میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
حافظ شریف الحسن — طاہرہ بنت المہدی — ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر 15296

میں وسیم احمد صدیق ولد صدیق امیر علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.12.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اراضی ۵ سینٹ و مکان رہائشی نمبر 6/354 کرولائی قیمت اندازاً -/150000 اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ والدہ کی جائیداد ابھی مشترکہ ہے والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ والد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی جائیداد والدہ صاحبہ کے نام ہے اس سے ابھی حصہ نہیں ملا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3284 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.1.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — وسیم احمد صدیق — جاوید اقبال اختر

وصیت نمبر 15297

میں وحید النبی ولد انوار حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.12.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — وحید النبی — سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 15298

میں محمد ظفر ولد ماسٹر محمد الیاس صاحب قوم گاڑھا پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.11.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد 5 مرلہ محلّہ ترکھانہ والی قادیان خسرہ نمبر (5-18)61R/14 اس کے علاوہ خاکسار کی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔
میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
اظہر احمد خادم — محمد ظفر — محمد انور احمد

وصیت نمبر 15299

میں افتخار الدین قمر ولد حمید الدین صاحب شمس مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.7.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت

ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2650 روپے پرنٹنگ کے کام سے 2000 روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد
محمد انور احمد | افتخار الدین قمر | حاجی رشید الدین پاشا

وصیت نمبر 15300

میں صالحہ ناہید زوجہ منور احمد مبشر قوم احمدی پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23.6.67 احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.10.03 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے جائیداد منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔زیورات طلائی 570 روپے فی گرام چوڑیاں ۴ عدد 39.700 گرام کڑے دو عدد 59.280 ایک انگوٹھی 4.890 گرام انگوٹھیاں تین عدد 8.500 گرام انگوٹھی ایک عدد 3.050 گرام ہار ایک عدد 16.050 گرام کانٹے سیٹ ایک 14.700 گرام بالیاں دو عدد 4.470 گرام کل وزن 150.640 گرام اندازاً قیمت 70490 روپے حق مہر 10000 روپے کی رقم زیورات طلائی میں شامل ہے۔میرا گذارہ خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت ماہ نومبر 03 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | الامۃ | گواہ
منور احمد مبشر چیمہ | صالحہ ناہید | جاوید اقبال

وصیت نمبر 15282

میں ٹی کے کویامٹی ولد محترم احمد کٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 81 سال تاریخ بیعت 1966 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اراضی زرعی 161 سینٹ۔ 50 سینٹ تارتلپرسپ نمبر 3/3 قیمت 500000
6 سینٹ چریاکوٹاپرسپ نمبر 12/10 قیمت 250000
30 سینٹ کئی پوئل نمبر 71/2 قیمت 125000
75 سینٹ کئی پوئل نمبر 71/2 قیمت 100000
نقد بینک بیلنس 125000 کل میزان -/11,00,000

میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 4000 ہزار روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد
محمد انور احمد | ٹی کے کویامٹی | ایم سی محمد

وصیت نمبر 15202

میں محمد کلیم خان ولد محترم محمد سیف خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27.8.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد نمبر 23R/17 دس مرلے زمین ننگل باغبان میں کاہلواں گاؤں کی جانب ہے۔اس کے علاوہ میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور اس وقت مبلغ -/3236 روپے مع الاؤنس تنخواہ ہے۔اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت 1.10.03 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد
سید فہیم احمد | محمد کلیم خاں | سید فیروز الدین

وصیت نمبر 15301

میں عبدالرحیم ولد محترم امام دین صاحب گوجر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میرے والد محترم وفات پا چکے ہیں اور والدہ محترمہ حیات ہیں۔ جو دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ گورداسپور میں خانہ بدوش کی حالت میں رہتے ہیں کوئی اپنی جائیداد نہیں ہے گوجر برادری سے تعلق رکھتا ہوں۔

میں بطور معلم وقف جدید بیرون سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر رہا ہوں اس کے بعد اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ انشاءاللہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2650 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	عبدالرحیم	شریف احمد

وصیت نمبر 15302

میں کمال الدین گوجر ولد محترم جر دین صاحب قوم گوجر احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن ننگل باغباناں قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ 13.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میرے والد محترم وفات پا چکے ہیں۔ اور والدہ محترمہ حیات ہیں۔ جو میرے دوسرے بھائیوں کے ساتھ اکثر رہتے ہیں خانہ بدوش ہو کر رہتے ہیں۔ گوجر برادری ہے۔ میرا ننگل باغباناں میں ایک مکان 6/51/2 مرلہ پر مشتمل ہے۔ یہ مکان 4/5 سال قبل -/1050000 روپے میں خریدا گیا تھا مکان خریدنے وغیرہ پر کل -/1,20,000 روپے خرچ ہوا ہے۔ اس کا خسرہ نمبر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جگہ شاملات ہے اس مکان میں نصف حصہ میری اہلیہ صاحبہ کا ہے۔

میرے پاس اس وقت بینک میں 15000 روپے نقد رقم موجود ہے۔ میں جی پی فنڈ پر اس وقت حصہ آمد ادا نہیں کر رہا بعد میں ادا کروں گا۔ میرا گزارہ جائیداد ملازمت ماہانہ 5500 روپے ہے۔ میں پولیس کانسٹیبل کے طور پر کام کر رہا ہوں۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	کمال الدین	عبدالرحیم

وصیت نمبر 15303

میں پی کے علی مون ولد پی سی کریم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.10.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

جائیداد کوئی نہیں۔ مزدوری کرتا ہوں۔ -/3100 روپے تنخواہ ہے اور کوئی آمد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد اسماعیل ایلپی	علی مون پی کے	محمد لس

وصیت نمبر 15304

میں رملہ اسماعیل زوجہ محمد اسماعیل ایلپی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چیلا کرہ ڈاکخانہ ویگا نلور ضلع ٹرچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ

قیمت درج کردی گئی ہے۔

زمین 15 سینٹ نمبر225/2 جس کی قیمت 25000 پچیس ہزار روپے ہے۔ طلائی کنگن 12 گرام۔ طلائی ہار32 گرام۔ بالیاں04 گرام۔زیور طلائی کل 48 گرام قیمت اندازاً-/25000 حق مہر-/3000 وصول ہو چکا ہے۔

میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد اسماعیل الٰہی	رملہ اسماعیل	جے۔ایچ۔ناصر احمد

وصیت نمبر 15305

میں ڈاکٹر منجو محمود بٹ ولد محترم ڈاکٹر محمود احمد بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 43 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.6.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند-/20000 روپے (بیس ہزار روپے) ہے۔ سول لائن نزد گیسٹ ہاؤس قادیان میں دو کنال گیارہ مرلے کا ایک پلاٹ خسرہ نمبر 61R/22-65R/2/2/2 ہے۔ اس پلاٹ کے ایک حصہ میں 20x12 فٹ کے دو ہال اور 20 فٹ کا ہی ایک برآمدہ ہے منسلک باتھ روم تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ پلاٹ میرا اور میرے خاوند ڈاکٹر محمود احمد بٹ صاحب کا مشترکہ ہے اس کی اندازاً قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ طلائی زیور نیکلس اور کانٹے وزن 32-040 گرام کڑا ایک عدد اور چوڑیاں 10 عدد وزن 121-560 گرام۔ چین دو عدد دو کانٹے 5 جوڑی مع لاکٹ ایک عدد وزن 71-140 گرام ٹاپس دو عدد و انگوٹھیاں چار عدد وزن 8.110 گرام زیورت نقرئی سیٹ ایک عدد (چین کانٹے بریس لیٹ) وزن 60.450 گرام اندازاً قیمت زیورات طلائی -/1,42067 روپے نقرئی -/556 روپے۔ کل مبلغ 1,42,623.25 روپے۔ ایک سکوٹر میرے نام سے ہے اندازاً قیمت 25000 روپے۔

میرا گزارہ آمد از جائیداد تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں قادیان میں میڈیکل پریکٹس کرتی تھی اب زندگی وقف کرکے اپنے خاوند کے ساتھ افریقہ جا رہی ہوں۔ وہاں جو آمد ہوگی اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ جون 04 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ڈاکٹر محمود احمد بٹ	ڈاکٹر منجو بٹ	مولوی محمد ایوب بٹ درویش

وصیت نمبر 15306

میں سید امۃ السلام زوجہ شیخ نظام الدین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ قبرستان ڈاکخانہ کافلہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25.6.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کان کے پھول طلائی وزن 3 گرام قیمت 1500 روپے۔ دستی گھڑی 500 روپے حق مہر 2200 روپے

میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید ظفر الدین احمد	سیدہ امۃ السلام عمر	طیب احمد سلیم

وصیت نمبر 15307

میں صبیحہ نرگس بنت محترم سراج الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3.3.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک جوڑی طلائی بالیاں 1.25 گرام قیمت -/830 غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 150 روپے۔ٹیوشن پڑھاتی ہوں جو آمد ہوگی اس پر چندہ وصیت ادا کروں گی۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
حکیم محمد دین — صبیحہ نرگس — محمد انور احمد

وصیت نمبر 15308

میں غلام حمید الدین ولد غلام محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 60 سال تاریخ بیعت 20 جولائی 1943 ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع رنگا ریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7.10.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ ذاتی و آبائی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ذریعہ آمد تجارت ہے۔سرمایہ تجارت 6000 روپے ہے۔

میرا گذارہ تجارت جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — غلام حمید الدین — مولوی بشارت احمد حیدر

وصیت نمبر 15309

میں راشدہ پروین زوجہ محمد حشمت اللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.10.02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

مکان ایک منزلہ بصورت فیکٹری شیڈ ڈی 62 ویر سندرا سٹریل اسٹیٹ بنگلور الاٹ ہوئی جس کی قیمت مبلغ 230000 دو لاکھ تیس ہزار طے ہوئی ہے۔جس میں سے 130000 ایک لاکھ تیس ہزار روپے بصورت اقساط ادا کرچکی ہوں باقی رقم مبلغ 100000 روپے بصورت اقساط ادا کرنی ہے مبلغ 10000 روپے حق مہر کی رقم خاکسار نے اپنے خاوند سے لیکر اقساط ادا کرنے کیلئے استعمال کردی ہے۔

زیورات طلائی: نیکلس ایک جوڑی کانٹے ایک انگوٹھی۔وزن 25 گرام 300 ملی گرام کڑا ایک عدد وزن 12 گرام 500 ملی گرام انگوٹھیاں 3 عدد وزن 11 گرام ٹاپس ایک جوڑی وزن 2 گرام

کل وزن 50 گرام 800 آٹھ صد ملی گرام کل قیمت -/22860 بائیس ہزار آٹھ صد ساٹھ روپے۔اس کے علاوہ خاکسارہ کی کوئی مزید جائیداد نہیں۔

میرا گذارہ آمداز جائیداد ماہانہ خرچ 4000 روپے ہے۔اس کے علاوہ کوئی زائد آمد نہیں۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
عطاء اللہ نصرت — راشدہ پروین — حشمت اللہ

وصیت نمبر 15310

میں آر ایم عثمان پاشا ولد آر ایم سبحان علی صاحب قوم ملّا پیشہ طالب عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ایرانا کلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.5.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

خاکسار سندھور ضلع رائچور صوبہ کرناٹک کا رہنے والا ہے۔جامعۃ المبشرین کا طالب علم ہوں۔ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔آبائی جائیداد رہن رکھی ہوئی ہے۔والدہ حیات ہیں تاحال جائیداد مشترکہ ہے

میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور

ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سلطان احمد ظفر	آر ایم عثمان پاشاہ	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15311

میں ساجدہ نسرین زوجہ محمد کریم الدین شاہد۔ قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27.3.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد از زیورات طلائی ونقرئی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

<u>زیورات طلائی</u> 22 کیرٹ چین طلائی 6.150 قیمت 3280 انگوٹھی دو عدد 4.500 قیمت 2180 ایئر رنگ ایک جوڑی 2.600 قیمت 1100 ٹاپس 1.300 قیمت 630

کانٹے 8.300 قیمت 3770 نیکلس 20.350 قیمت 9250

کانٹے 1.880 قیمت 795 لچھا دستار 3.500 قیمت 1490

نوز پن 0.400 قیمت 170 لچھا 7.000 قیمت 3390

میزان 55.980 قیمت 26055

<u>زیورات نقرئی</u>: ایک سیٹ ہار مع کانٹے وزن 30.550 قیمت 235

پائل ایک جوڑی 67.520 قیمت 445

پائل ایک جوڑی 62.400 قیمت 411

ایک ہار (گولڈن پالش) 26.520 قیمت 180

میزان 186.990 قیمت 1270.00

دونوں کی موجودہ میزان 27326

میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔

میں نے اپنے حق مہر کی رقم مبلغ بارہ ہزار روپے اپنے خاوند سے نقد وصول کرلیا ہے اور یہ رقم ڈاکخانہ کی ایک پالیسی میں لگائی ہے جس سے ماہانہ 120 روپے آمد ہوتی ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد کریم الدین	ساجدہ نسرین	فریدالدین احمد

وصیت نمبر 15312

میں انس الرحمٰن شکر ولد محمد انوار الحق شکر قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 18 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میرے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ جو گاؤں موہن پور بسنت پور ڈائمنڈ ہاربر بنگال میں رہتے ہیں وہاں ان کا مکان وزمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	محمد انیس الرحمٰن شکر	شریف احمد